امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کا ترجمان

ہفتہ وار نقیب

پھلواری شریف پٹنہ

مدیر
مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

معاون
مولانا رضوان احمد ندوی

جلد نمبر 59/69 شمارہ نمبر 39 مورخہ ۱۴؍صفر المظفر ۱۴۴۱ھ مطابق ۱۴؍ اکتوبر ۲۰۱۹ء روز سوموار

اس شمارہ میں

■ اللہ کی باتیں، رسول اللہ کی باتیں
■ دینی مسائل
■ مولانا قاری صدیق احمد مظاہری
■ رسول اللہ کی بیٹیاں، داماد......
■ ہندوستانی مسلمان اور عصری تعلیم
■ مدینہ ہم نے دیکھا ہے مگر......
■ این آرسی اور سٹیزن شپ امینڈ منٹ بل......
■ اخبار جہاں، ہفتۂ رفتہ، ملی سرگرمیاں

بین السطور

جمہوری اقدار کا قتل

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

ہندوستان جمہوری ملک ہے، دستور میں سیکولرزم اور سوشلزم جیسے الفاظ اور ان کے اندر چھپے تقاضوں کی تکمیل ہندوستان کی پہچان رہی ہے، ان تقاضوں کو حکومت کی جانب سے برتنے میں کمی بیشی تو ہر دور میں رہی ہے، لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا کہ اس ملک کے سیکولر ہونے کا انکار کسی نے کر دیا ہو، لیکن اب نوبت یہاں تک پہونچ گئی ہے کہ اس ملک کی جمہوریت اور سیکولر ہونے کا ہی انکار کیا جا رہا ہے، آر ایس ایس کے سربراہ اور سنچالک کھلے عام اس ملک کے ہندو راشٹر ہونے کا اعلان کر رہے ہیں اور ان کے بقول ''ہم سب کچھ بدل سکتے ہیں، تمام نظریات تبدیل ہو سکتے ہیں، لیکن ایک چیز تبدیل نہیں ہو سکتی وہ یہ کہ ہندوستان ایک ہندو راشٹر ہے'' یہ معمولی بات نہیں ہے، یہ دستور ہند سے بغاوت ہے اور ملک کی سیکولرزم کا قتل ہے۔

اسی بات کو ہندوستان کے وزیر داخلہ امیت شاہ بالفاظ دیگر کھلے عام بھرے مجمع میں بیان کرتے ہیں، جب وہ یہ کہتے ہیں کہ اس ملک میں شہریت قانونی ترمیم بل کے ذریعہ مختلف ممالک سے آئے رفیوجی کو جانے نہیں دیا جائے گا اور گھس پیٹھیوں کو رہنے نہیں دیا جائے گا، امیت شاہ کے یہ الفاظ واضح طور پر ملک کے شہریوں کے درمیان مذہب کی بنیاد پر تفریق کا اعلان ہے، سیکولر ملک میں مذہب کی بنیاد پر تفریق نہیں کیا جا سکتا، کیوں کہ مذہبی بنیاد پر تفریق دستور ہند کی مختلف دفعات کے منافی ہے، سیکولرزم کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ملک کی حکومت کا اپنا کوئی مذہب نہیں ہوگا اور مختلف مذاہب کے باشندوں کو ترقی کے مساوی مواقع فراہم کیے جائیں گے اور وہ دستور کے مطابق کام کرے گا۔ امیت شاہ کا یہ بیان اس حلف کے بھی خلاف ہے جو انہوں نے اپنے عہدے اور رازداری کا حلف لیتے ہوئے کہا تھا کہ ہم ذات اور دھرم کی بنیاد پر کسی کے ساتھ بھید بھاؤ نہیں کریں گے، امریکہ اور برطانیہ جیسا کوئی ملک ہوتا تو وزیر داخلہ کو اس حلف کی خلاف ورزی اور ملکی دستور کے خلاف اپنی پالیسی کا اعلان کرنے کی وجہ سے کرسی چھوڑ دینی پڑتی، لیکن یہ ہندوستان ہے، یہاں پر ذمہ دار شخص کے اس قسم کے بیان پر ایک طبقہ تالیاں پیٹتا ہے اور اسے احساس تک نہیں ہوتا کہ دستور ہند اور جمہوری اقدار ان لوگوں کے ہاتھوں میں بازیچۂ اطفال بن گیا ہے وہ جس طرح چاہتے ہیں اس سے کھیلتے ہیں اور دستور کی حفاظت کے لیے قائم ادارے بھی خاموشی سے یہ سب سن اور دیکھ رہے ہیں۔

جہاں تک موہن بھاگوت کے ہندوستان کے ہندو راشٹر قرار دینے کی بات ہے یہ ایک شوشہ ہے جو انہوں نے چھوڑ دیا ہے، اب آر ایس ایس کی حلیف جماعتیں اور ذیلی تنظیمیں اس پر بحث کا آغاز کریں گی پھر ملکی پیمانہ پر دباؤ بنانے کے لیے کوئی تحریک چھیڑی جائے گی اور موہن بھاگوت یہ چاہیں گے کہ حکومت اس کے لیے اقدام کرے حالانکہ وہ اس حقیقت کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ دنیا کا واحد ہندو راشٹر نیپال بھی شہنشاہیت کے خاتمہ کے بعد اس پر باقی نہیں رہ سکا، دراصل ہندو توا مذہب سے زیادہ ایک تہذیب ہے، جس کی بنیاد دیو مالائی روایتوں پر ہے، ان روایتوں میں وہ طاقت اور توانائی نہیں ہے، جو ملک کو قانونی بنیاد فراہم کر سکیں، اس لیے بڑی تعداد میں ہندوؤں کے ہونے کے باوجود دنیا میں کوئی ملک اس کو اپنا سرکاری مذہب نہیں بنا سکا، ہندوستان میں بھی عملاً یہ ممکن نہیں ہے، یہ ملک مختلف مذاہب اور تہذیبوں کا ملک ہے، یہاں زمانہ قدیم سے ایک دوسرے کے تئیں ادب احترام اور رواداری کی روایت رہی ہے، اختلاف میں اتحاد یہاں کی شناخت ہے، گنگا جمنی تہذیب، مختلف ثقافت و کلچر کے ایسی قوس وقزح کا نام ہے اور بقول ذوق ؎

گلہائے رنگا رنگ سے ہے زینت چمن
اے ذوق اس جہان کو ہے زیب اختلاف سے

ایسے میں کسی خاص مذہب اور کسی خاص ثقافت کو ملک کے باشندوں پر تھوپنا یہاں کی یک جہتی اور سالمیت کے لیے انتہائی خطرناک ہے، اس ملک کے حکمراں جتنی جلد اس حقیقت کو سمجھ لیں، ان کے لیے اور اس ملک کے لیے بھی یہ ایک اچھی بات ہوگی۔

عراق - بربادی کی لہر

صدام حسین کے دور اقتدار میں انتہائی مضبوط عراق، امریکہ کی سازشوں کے طفیل پہلے ہی برباد ہو چکا ہے، پہلے ایٹمی توانائی اور جوہری پلانٹ کے نام پر عراق کو برباد کیا گیا، صدام حسین کو پھانسی دیدی گئی اور ملک کردستان، سنی اور شیعہ آبادی میں بنٹ کر رہ گیا، ادھر چند سالوں سے شیعوں نے کئی ملکوں میں اودھم مچا رکھی ہے، ایران مذہبی توسیعی جذبات کے تحت ان ملکوں میں احتجاج کرنے والوں کی داخلی اور خارجی طور پر مدد کر رہا ہے، یمن اور سعودی عرب جیسے ممالک ان کی ریشہ دوانیوں سے پریشان ہیں، عراق اس سازش کا بڑا میدان رہا ہے، اس وقت وہاں شیعہ مرجع آیت اللہ علی السیستانی کی شہ اور شیعہ لابی کے سرگرم ہونے کی وجہ سے بربادی کی نئی داستان رقم ہو رہی ہے، اور وہاں کی صورت حال دن بدن ابتر ہوتی جا رہی ہے، حکومت کی جانب سے بغاوت کو روکنے، احتجاج کو دبانے اور مظاہرین کی جانب سے پرتشدد اقدام کے نتیجے میں ایک سو سے زیادہ لوگ ہلاک اور دو سو سے زائد افراد زخمی ہوئے ہیں، مظاہرین اپنی بات منوانے پر اڑے ہوئے ہیں اور حکومت سے استعفیٰ دے کر قبل از وقت انتخاب کرانے پر زور دے رہے ہیں، تحریک اتنی چالاکی اور ایسے خوش کن نعروں سے شروع کی گئی ہے کہ عراقی عوام دھیرے دھیرے اس کا حصہ بنتی جا رہی ہے، انہیں یہ بتایا گیا ہے کہ نوکریوں کی غیر منصفانہ تقسیم، بے روزگاری اور سرکاری اداروں میں بدعنوانی کے خلاف یہ تحریک چلائی جا رہی ہے، عراق میں ۲۰۱۷ء میں داعش کی شکست کے بعد یہ سب سے بڑا خون ریز احتجاج ہے، عراق کے ایک سیاسی رہنما مقتدی الصدر اور ان کا الصدری گروپ بھی اس تحریک کے شانہ بشانہ ہے، وزیر اعظم عادل عبد المہدی نے مظاہرین کے جائز مطالبات تسلیم کرنے کا اعلان کیا ہے، ان کی شرط یہ ہے کہ احتجاج کا سلسلہ ختم کیا جائے، حکومت نے انسداد بدعنوانی کمیٹی کی تشکیل کے سلسلہ میں بھی مثبت رویہ اپنایا ہے، عراق کے سرکردہ عالم دین اور پوری دنیا کے شیعوں کے مرجع آیت اللہ علی السیستانی نے مظاہرین اور سیکوریٹی فورسیز پر حملوں کے واقعات کی مذمت کی ہے اور حکومت کو متنبہ کیا ہے کہ مظاہرین کے خلاف تشدد کے سنگین نتائج برآمد ہوں گے۔

امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی ریشہ دوانیوں کی وجہ سے تیل فراہم کرنے والے چوتھے بڑے ملک ہونے کے باوجود یہاں غریبی کا دور دورہ ہے، عالمی بینک نے ۲۰۱۴ء کے جو اعداد وشمار فراہم کیے ہیں، اس کے مطابق یہاں کی ۲۲؍فی صد آبادی کی یومیہ آمدنی صرف دو ڈالر ہے، اور بے روزگاری کی شرح ۹ء۷ فی صد ہے، جب کہ نوجوانوں میں یہ شرح پندرہ فی صد سے زیادہ ہے۔

حکومت پر دباؤ بنانے کے لیے ایک سیاسی گروپ ''سائرون'' نے اپنے ارکان پارلیامانی کی رکنیت کو مطالبات تسلیم ہونے تک معطل کر دیا ہے، اور اس خدشہ کا اظہار کیا ہے کہ احتجاج کرنے والوں میں بعض بیرونی عناصر داخل ہو گیے ہیں، جنہوں نے مظاہرین کا رخ تبدیل کر دیا ہے، عراق میں حالات جس طرح خراب ہو رہے ہیں، اس سے یہ خدشہ یقین میں بدلتا جا رہا ہے کہ وہاں بیرونی عناصر اپنے مفاد کے لیے اس سورش کو ہوا دینے میں لگے ہیں۔

ظلم وناانصافی کے خلاف اور ملکوں میں امن وامان قائم کرنے کے لیے جو تنظیمیں وجود میں آئی تھیں وہ بڑی طاقتوں کی ''رکھیل'' بن گئی ہیں، اس لیے اقوام متحدہ عرب لیگ وغیرہ سے کوئی توقع رکھنا فضول ہے، عراق کی عوام اور وہاں کی سیاسی پارٹیوں کو ملک کے خلاف سازشوں کو سمجھنا چاہیے اور بہت سوچ سمجھ کر اقدامات کرنے چاہیے، تاکہ عراق مزید تباہی وبربادی سے بچ جائے اور بڑی طاقتوں کا آلہ کار بن کر اپنی تباہی کے دستاویز پر دستخط نہ کرے۔ مغربی ممالک کی نگاہ عراق کے تیل پر لگی ہوئی ہے، سورش جس قدر بڑھے گی امریکہ کی دخل اندازی فوجی اڈے بنانے اور وہاں کی سیالی دولت پر قبضہ جمانے کے مواقع بڑھتے جائیں گے، ملک کی دولت دوسرے ملک چلی جائے گی اور عراقی عوام غریب سے غریب ہوتی چلی جائے گی۔

اجر وثواب

''اگر خدمت کا ''اجر وثواب'' آپ اپنے حصہ میں رکھنا چاہتے ہیں تو اس کی صورت یہ ہے کہ بجائے آگے بڑھنے کے پیچھے ہٹیے، بجائے خودستائی اور خودنمائی کے اپنی کمزوریوں پر نظر رکھیے، اپنے نفس کی اصلاح پر توجہ رکھیے، اپنی لغزشوں اور خطاؤں کی یاد دل سے مٹنے نہ دیجئے اور ان سے بچنے کی کوشش میں دل وجان سے لگے رہیے، اس دُھن میں نہ پڑے رہیے کہ شاعر آپ کی مدح میں قصیدے لکھیں، اخبارات آپ کی تعریف میں مضمون شائع کریں اور آپ کے ہم نشیں اور مصاحب آپ کو آپ کی پاکیزگی وپاکی کا یقین دلاتے رہیں۔'' (مولانا عبد الماجد دریا آبادی)

بلا تبصرہ

''قومی خواتین کمیشن کی ایک رپورٹ میں عورتوں پر دن بدن بڑھتی زیادتی کے لیے گلوبلائیزیشن یا کھلی اقتصادیات کو ذمہ دار قرار دیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ اس دور میں عورتوں کی خرید وفروخت کا بازار تیزی سے بڑھا ہے، جس کی وجہ سے ہندوستان میں سیاحوں کی سیکس سرگرمیاں بھی بڑھ رہی ہیں، کمیشن نے پچھلے کچھ برسوں میں مردوں کے مقابلہ عورتوں کی آبادی کا تناسب کم ہونے اور عورتوں کے خلاف جرائم مثال کے طور پر عصمت دری، اغوا، چھیڑ چھاڑ وغیرہ کی وارداتوں کے بڑھنے پر بھی تشویش کا اظہار کیا۔'' (عارف عزیز: تاثیر ۴؍ اکتوبر ۲۰۱۹ء)

اللہ کی باتیں---رسول اللہ کی باتیں

مولانا رضوان احمد ندوی

آزمائش کی گھڑی

اور ہم تم کو آزمائیں گے، کسی قدر خوف سے، اور کسی قدر فقر وفاقہ سے اور کسی قدر مال وجان اور پھلوں کی کمی سے اور جو لوگ ان امتحانوں میں پورے اتر آویں تو آپؐ ایسے صابرین کو بشارت سنا دیجئے، جن کی یہ عادت ہے کہ ان پر جب کوئی مصیبت پڑتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ ہی کی ملک ہیں اور ہم سب دنیا سے اللہ تعالیٰ کے پاس جانے والے ہیں (سورہ بقرہ ۱۵۵)

مطلب:۔ دنیا محنتوں اور تکلیفوں کی جگہ ہے، یہاں ہر شخص کو زندگی کے سفر میں ابتلاء وآزمائش کے مختلف مرحلوں بلکہ منزلوں سے گذرنا پڑے گا اب جو مومن مشکلات راہ کو صبر واستقلال کے ساتھ برداشت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے فتوحات کے دروازہ کو کھول دیتے ہیں اور وہ کامیاب وبامراد ہوتے ہیں، اسلام کی تاریخ یہی بتاتی ہے کہ ماضی میں صحابہ کرام، تابعین وتبع تابعین، علماء وصلحاء کو راہ حق میں وہ سختیاں پیش آئیں کہ آج ان کی تکلیفوں اور کلفتوں کے تذکرے سے ہی رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں، لیکن جب انہوں نے مصائب کو صبر واستقلال، ایمانی قوت کے ساتھ جھیل لیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں انعام واکرام سے نوازا، کیونکہ بسا اوقات اللہ تعالیٰ مصیبت نازل کرکے بندے کو آزماتا ہے کہ اس کا ردعمل کیا ہوتا ہے، اگر وہ اللہ کی طرف رجوع ہوتا ہے اور توبہ واستغفار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو مقرب بندوں میں شمار کرتے ہیں اور اگر شکوہ وشکایت کرتا پھرتا ہے تو انہیں پریشانیوں کے گرداب میں ہچکولے کھانے کے لئے چھوڑ دیتا ہے، اس لئے اللہ نے اپنے مومن بندہ سے کہا کہ امتحان وآزمائش میں صبر وتحمل کے دامن کو مضبوطی سے تھانے رہنا اور خیر کی امید رکھنا، تمہیں اس پر اجر وثواب ملے گا، مسلم شریف کی روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں کو جب بھی کوئی پریشانی، یا حزن وملال، یا غم وتکلیف لاحق ہوتی ہے حتی کہ اس کے تلوے میں کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے، معلوم ہوا کہ زندگی کی دشواریاں زندگی کے زینے ہیں جو آپ کو نیچے سے اوپر لے جاتے ہیں اور آپ کی روحانیت کو نئی طاقت وتوانائی عطا کرتی ہیں، لہذا خوف کا پیدا ہونا، فقر وفاقہ میں مبتلاء ہونا اور جان ومال کا نقصان ہونا یہ سب امتحان کے لئے ہیں اور غفلت کی نیند سے بیدار کرنے کے لئے ہیں کہ ہم جاگ جائیں اور اپنے رشتہ کو اللہ اور اس کے رسول سے مضبوط واستوار کریں، اس وقت دنیا میں مسلمانوں پر خطرات کے بادل منڈلا رہے ہیں وہ سب اسی قبیل سے ہیں کہ ہم دنیا کی رنگارنگی میں اس قدر منہمک ہوچکے ہیں کہ ہمارا اللہ سے رشتہ کمزور پڑ گیا ہے، صرف مسجدیں ہی نمازیوں سے خالی نہیں ہوتی جارہی ہیں بلکہ امت کا رشتہ صاحب امت سے بھی ٹوٹتا جارہا ہے، اس لئے ہم ہوش کے ناخن لیں اور اپنی عظمت رفتہ کو بحال کریں، بلاشبہ ہندوستانی مسلمان تاریخ کے نہایت نازک دور سے گذر رہے ہیں، پہلے ان کے مذہبی امتیازات کو ختم کرنے کا منصوبہ بنایا گیا، طاقت اور اقتدار کے زور پر مسلمانوں کو زک پہونچانے کی کوشش کی گئی اور اب ان کے وجود وبقاء پر ہی سوالیہ نشان لگایا ہے، ان مشکل حالات میں ہمیں پورے عزم وحوصلہ اور حکمت وتدبیر کے ساتھ فسطائی قوتوں کے ناپاک ارادہ کو کبھی کامیاب نہیں ہونے دینے کی جدوجہد کرنی ہے، اس کے لئے جو بھی عملی اقدامات ہوسکتے ہیں یا کئے جاسکتے ہیں انہیں بھی اختیار کرتے رہنا ہے، اللہ ہم سب کا حامی ومددگار رہے۔

عمل صالح کی برکت

حضرت رافع بن مکیثؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حسن اخلاق خیر وبرکت میں اضافہ کرتا ہے، بدخلقی نحوست لاتی ہے، نیکیوں سے عمر میں برکت ہوتی ہے اور صدقہ وخیرات حالت نزع کی تکلیف کو دور کرتا ہے۔ (ابوداؤد)

وضاحت:۔ اسلام میں ہر قسم کے نیک کاموں کی غرض وغایت کا صرف ایک ہی مقصد ہوتا ہے کہ اس کے ذریعہ انسانوں کو اللہ کی رضا وخوشنودی حاصل ہوجائے اور انسانوں کا دل ہر طریقے کے رزائل سے پاک ہوجائے، چنانچہ اس حدیث میں ایسے انسان کے اخلاقی محاسن کا تذکرہ کیا گیا جس سے انسان روحانی واخلاقی طریقے پر ترقی سے ہمکنار ہوتا ہے یعنی جو لوگ اجتماعی زندگی میں بندوں کے حقوق وفرائض کو بحسن وخوبی انجام دیتے ہیں، اس کی زندگی میں خیر وبرکت ہوتی ہے گویا یہ حقوق وفرائض اسلامی اخلاق کی پہلی قسم ہے، جس سے انسان کے ذاتی چال وچلن اور کردار کی اچھائی اور بلندی کی شناخت ہوتی ہے، اگر انسان ہر شخص سے خندہ پیشانی سے ملتا جلتا ہے اور حسن اخلاق کا مظاہرہ کرتا ہے تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کو ہر طرح کے خیر وبرکت سے نوازتا ہے، اور ایسا انسان اپنی خوش کلامی اور شیریں زبانی سے عام لوگوں کی نگاہوں میں بھی محبوب رہتا ہے، اس کے بالمقابل جو بدخلقی سے پیش آتا ہے، منہ پھیر کر باتیں کرتا ہے ایسے لوگوں سے دوسرے لوگ بھی دور بھاگتے ہیں اور سماج میں بھی اس کی کوئی قدر وقیمت نہیں ہوتی ہے، حدیث پاک میں تیسرا نفع بخش عمل یہ فرمایا گیا کہ عمل صالح سے اللہ تعالیٰ عمر میں برکت عطا فرماتے ہیں، کیونکہ ہر شخص کی یہ تمنا اور آرزو ہوتی ہے کہ اس کی عمر لمبی ہو، اس لئے وہ درازی عمر کی دعا کرتا رہتا ہے، اس کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ عبادت وریاضت، ذکر وتلاوت کے عمل کے ساتھ خلق خدا کے ساتھ ہمدردی وخیر خواہی کا معاملہ کرے، بے سہارا لوگوں کے لئے سہارا بنے، یتیموں اور بیواؤں کی حاجت روائی کرے، مصیبت زدہ لوگوں کی پریشانیاں دور کرے، اللہ تعالیٰ اس کار خیر کے بدلہ آخرت میں اس کو اعزاز واکرام سے نوازیں گے، اور دنیا میں اس کی عمر کو بڑھا دیں گے۔ معلوم ہوا کہ عمل صالح مومن کی زندگی کا حاصل ہے اور اس کی پہچان ہے، یقین مانئے کہ عمل صالح کو اپنی زندگی کا اصول اور دستور بنانے والے لوگ ہی اصل ملک اور سماج کے بہترین لوگ ہوتے ہیں، ان کو سماج کا عطر کہا جاسکتا ہے۔

دینی مسائل

مفتی احتکام الحق قاسمی

وقف کی زمین کا تبادلہ

ایک زمین جو مسجد کے لیے وقف ہو لیکن مسجد کو اس سے کوئی منافع حاصل نہ ہو کیا، اس زمین کا تبادلہ کسی ایسی زمین سے کیا جاسکتا ہے، جس سے مسجد کو آمدنی ہونے کا توقع ہو۔

الجــــواب و باللّٰہ التــــوفیق

استبدال وقف کے سلسلہ میں ابوالمحاسن حضرت مولانا محمد سجاد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

''موقوفہ زمین کو یہ خیال زیادتی منافع تبدیل کرنا یا فروخت کرکے دوسری زمین خریدنا بحکم واجازت قاضی جائز ہے، بغیر اجازت وحکم جائز نہیں ہے، پس اگر اس کی ضرورت ہے تو قاضی شریعت سے درخواست دے کر اور ثبوت بہم پہونچا کر اجازت حاصل کیجئے'' (فتاویٰ امارت شرعیہ:۱/۲۰۲)

اس کے حاشیہ پر حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: ''اراضی وقف کے تبادلہ کا مسئلہ ان چند اہم مسائل میں سے ہے، جن کی اہمیت ہر دور میں رہی ہے، مسئلہ کی تین صورتیں ہیں، پہلی صورت وہ ہے جس میں واقف نے خود وقف کرتے وقت اس کی صراحت کردی ہو کہ اسے یا اس کے قائم مقام متولیان کو اراضی وقف کے تبادلہ کا حق ہوگا۔''

دوسری صورت یہ ہے کہ واقف نے ایسی کوئی صراحت نہیں کی ہے، اور اس باب میں وقف نامہ خاموش ہے، یا اس کی صراحت موجود ہے کہ واقف خود یا کوئی اور ان اراضی وقف کا تبادلہ نہیں کرسکتا، پھر اس کی دو صورتیں ہیں یا تو ان اراضی وقف سے بالکلیہ کسی طرح کی آمدنی اور نفع حاصل نہ ہوسکتا ہو، یا تھوڑی بہت آمدنی ہو بھی تو اس آمدنی کے حاصل کرنے پر ہونے والے اخراجات آمد سے زائد ہوں اور دوسری صورت یہ ہے کہ اس جائداد سے کچھ نہ کچھ آمدنی تو حاصل ہوئی ہے، لیکن اگر اس کا تبادلہ کردیا جائے تو زیادہ آمدنی حاصل ہونے کی توقع ہے۔''

پہلی صورت میں جب کہ واقف نے خود تبادلہ کا اختیار اپنے لیے یا دوسروں کے لیے رکھا ہو اور اراضی وقف سے آمدنی حاصل نہیں ہوتی ہو تو ان اراضی کا تبادلہ کرکے دوسری اراضی حاصل کرنا جس سے وقف کو فائدہ پہونچے جائز ہے۔ دوسری صورت میں اگر بالکلیہ اراضی وقف آمدنی سے محروم ہے، یا خرچ آمد سے زائد ہے تو اگرچہ واقف نے اس کے تبادلہ کی اجازت نہیں دی ہو، یا تبادلہ پر روک لگاتی ہو، لیکن قاضی مصلحت وقت کو دیکھتے ہوئے تبادلہ کی اجازت دے سکتا ہے۔

اور تیسری صورت میں جب کہ اراضی وقف بالکل بے مصرف نہیں ہے، محض آمدنی کے اضافہ کے لیے تبادلہ چاہا جائے تو قول اصح اور مختار یہی ہے کہ ایسی صوت میں اضافہ آمدنی کی خاطر اراضی وقف کے تبادلہ کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ واضح رہے کہ اگر وقف نامہ میں واقف یا متولی وقف کے لیے تبادلہ اراضی وقف کی اجازت صراحۃً موجود ہو تب تو مطابق شرائط وقف واقف یا متولی مفاد وقف کو سامنے رکھتے ہوئے اراضی وقف کا تبادلہ کرسکتا ہے، اور اگر وقف نامہ میں تبادلہ کی اجازت مصرح نہیں ہے، یا یہ صراحت موجود ہے کہ اراضی کا تبادلہ نہیں کیا جاسکتا۔

ان ہر دو صورتوں میں اگر ضرورت داعی ہو تو حکم قاضی سے ہی تبادلہ ہوسکتا ہے کہ وہ مصالح کا نگراں ہے۔ اور قاضی کے حکم سے تبادلہ کے لیے ضروری ہے کہ

۱۔ اراضی بالکلیہ بے مصرف ہوجائیں اور وقف کے پاس ایسی آمدنی نہیں ہو جس سے ان اراضی کو دوبارہ آبادی کے قابل بنایا جاسکے۔

۲۔ اراضی کے بدلہ اراضی ہی حاصل کی جائے کہ روپیہ پیسہ اگر لیا گیا تو اس کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔

۳۔ اس کی بھی رعایت رکھنی چاہیئے کہ یہ تبادلہ غبن فاحش کے ساتھ نہ ہو

۴۔ قاضی یا متولی وقف کسی ایسے شخص کے ساتھ اراضی وقف کا تبادلہ نہ کرے جو اس کا ایسا قریبی رشتہ دار ہو جس کی شہادت اس کے حق میں مقبول نہ ہو، جیسے باپ بیٹا، بیوی وغیرہ، اسی طرح ایسے شخص کے ساتھ بھی تبادلہ نہیں کیا جائے، جس کا کوئی دین قاضی یا اس متولی وقف پر واجب ہو، فقہاء نے یہ بھی لکھا ہے کہ اس قاضی کو یہ اختیار حاصل ہوگا جو علم، عمل اور عدلہ میں ممتاز ہو۔

''واما الاستبدال...... بدون الشرط فلا یملکہ الا القاضی و شرط فی البحر خروجہ عن الانتفاع بالکلیہ و کون البدل عقاراً والمستبدل قاضی الجنۃ المفسر بذی العلم والعمل'' (در مختار: ۶/۵۳۶-۵۳۷)

یہ مسئلہ کہ اگر اراضی وقف سے آمدنی تو حاصل ہوتی ہو، لیکن اگر اس کا تبادلہ دوسری اراضی سے کرلیا جائے یا اسے فروخت کرکے دوسری اراضی حاصل کرلی جائے تو وقف کی آمدنی میں اضافہ ہوگا، کیا اضافہ آمدنی کے خیال سے اراضی وقف کا تبادلہ یا بیع درست ہوگی؟ اس بارے میں حضرت امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ جواز کی طرف گئے ہیں اور اسی قول پر مذکور الصدر فتویٰ مبنی ہے۔

لیکن عام طور پر علمائے محققین بدلے ہوئے حالات میں اموال وقف میں بے جا تصرف اور اس کی بربادی کو دیکھتے ہوئے اس کی اجازت نہیں دیتے اور ان کا کہنا یہ ہے کہ یہ جواز مبنی برضرورت ہے اور اضافہ آمدنی ضرورت نہیں ہے۔ اس سے بڑی ضرورت وقف کی حفاظت اور اس کو اہل ہوس کی دست برد سے بچانا ہے، دیکھئے رد المحتار کتاب الوقف:۳/۳۸۹ (فتاویٰ امارت شرعیہ:۱/۲۰۲-۲۰۵)

امارت شرعیہ بہار اڑیسہ وجھارکھنڈ کا ترجمان

نقیب

ہفتہ وار — پھلواری شریف پٹنہ

پھلواری شریف

جلد نمبر 59/69 شمارہ نمبر 39 مورخہ ۱۴ر صفر المظفر ۱۴۴۱ھ مطابق ۱۴ر اکتوبر ۲۰۱۹ء روز سوموار

ماہ صفر

ماہ صفر اسلامی توقیت (کلنڈر) کا دوسرا مہینہ ہے، اس مہینہ کے بارے میں اسلامی علوم سے دور مسلمانوں کے درمیان بہت سی غلط باتیں رائج ہیں، جن میں سے بعض کا تعلق بدگمانی اور بعض کا بدشگونی سے ہے، اسلام سے قبل اس مہینہ کو منحوس سمجھا جاتا تھا، کیوں کہ اشہر حرم (رجب، ذیقعدہ، ذی الحجہ اور محرم) کے بعد یہ پہلا مہینہ تھا، جس میں عرب اپنے کو جنگ وقتال کے لیے آزاد سمجھتے تھے، اس مہینہ سے لوٹ مار، شب خون اور قتل وغارت گری کی گرم بازاری شروع ہوجاتی تھی، اسلام نے اس مہینہ کے بارے میں بدفالی، توہمات اور بدشگونی کو ختم کیا اور اس مہینے کے نام میں ہی ''المظفر'' کا لفظ جوڑ کر اسے صفر المظفر قرار دیا، اسے صفر الخیر بھی کہتے ہیں یعنی بھلائی اور کامیابی کا مہینہ، صاحب لسان العرب نے اس مہینہ کی وجہ تسمیہ کے بارے میں یہ بات بھی لکھی ہے کہ چونکہ اشہر حرم کے گذرنے کے بعد عرب کثرت سے اس ماہ میں سفر کرتے تھے اور گھر کا گھر خالی ہوجاتا تھا اس لیے اسے صفر (خالی) کہا کرتے تھے، عربی میں ایک محاورۃ ''صفر المکان'' یعنی گھر کے خالی ہونے کا بھی ہے، لیکن ہندوستانی مسلمانوں کا معاملہ بالکل الٹا ہے، عرب والے سفر کرتے تھے اور یہاں کے لوگ اس مہینہ میں سفر سے گریز کرتے ہیں، اسی طرح دوکان ومکان وغیرہ کا افتتاح نہیں کرتے، ان کے نزدیک یہ مہینہ صِفر ہے یعنی اس میں نفع کا کوئی کام نہیں کیا جاسکتا، اس مہینہ کا عوامی اور دیہاتی نام تر تیزی بھی ہے، یہ نام تیرہ تاریخ کی مناسبت سے ہے، جس دن توہمات اور رسومات کے شکار لوگ اس مہینہ کی فرضی نحوست سے بچنے کے لیے صدقہ وخیرات کی کثرت کرتے ہیں۔

اسی مہینہ کے آخری چہار شنبہ کو بعض لوگوں نے تہوار کا درجہ دے دیا ہے، اس دن خوشیاں مناتے ہیں، مٹھائیاں تقسیم کرتے ہیں اور سیر وتفریح کے لیے نکلتے ہیں، اس سلسلے میں ان کے ذہن میں یہ بات ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن بیماری کے بعد غسل صحت کیا تھا۔ ظاہر ہے اسلام میں توہمات بدشگونی اور بدفالی کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے، یقیناً بعض ماہ کی فضیلت قرآن واحادیث سے ثابت ہے، بعض ایام واوقات کی اہمیت بھی قرآن واحادیث میں بیان کی گئی ہے، لیکن کسی دن، ماہ اور اوقات کے بارے میں منحوس ہونے کا ذکر کہیں نہیں ملتا، اس لیے جو لوگ بھی اس قسم کی رائے رکھتے ہیں وہ غلطی پر ہیں، اور رہی یہ بات کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن غسل صحت کیا تھا، سراسر غلط ہے، تاریخ وسیرت کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی دن بیمار پڑے تھے، اس سال آخری چہار شنبہ ۲۸ر صفر کو پڑا تھا، اس دن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو بیمار پڑے تو چودہ روز بیمار رہ کر دنیا سے پردہ فرماگیے، امت نے رحمۃ للعالمین کی جدائی کا صدمہ برداشت کیا، اس لیے آخری چہار شنبہ کو مسلمانوں کے لیے خوشی کا کوئی موقع نہیں ہے، یہ تو کفار ومشرکین، یہود ونصاریٰ کے لیے خوشی کا باعث تھا، پتہ نہیں یہ بات مسلمانوں کے درمیان کس طرح رواج پاگئی۔

اس لیے اس ماہ میں رائج توہمات سے مسلمانوں کو محفوظ رہنا چاہیے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ذہن میں رکھنی چاہیے کہ کسی چیز کو منحوس خیال کرنا شرک ہے، بخاری شریف کی روایت ہے کہ اللہ کی مرضی کے بغیر کوئی بیماری متعدی نہیں ہوتی، اُلو کی نحوست اور روح کی پکار کوئی چیز نہیں ہے، اور صفر میں نحوست نہیں ہے، اس قسم کی روایتیں ابوداؤد شریف اور مسند احمد میں بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور غیر اسلامی فکر اور رسومات سے بچالے۔ آمین

جرم مکتوب نگاری

ہجومی تشدد اور ماب لینچنگ کے خلاف امن وشانتی کے علم بردار اور انسانیت پر یقین رکھنے والوں کی تشویش بڑھتی جارہی ہے، سفر وحضر کہیں بھی کسی بات کو عنوان بنا کر بھیڑ کے ذریعہ کسی کو موت کے گھاٹ اتار دینا عام سی بات ہوگئی ہے، مارنے والا بڑی تعداد میں ہوتا ہے، اور بے خوف ہوکر حملہ کرتا ہے، کھلے عام کرتا ہے، سڑکوں پر کرتا ہے اور جو لوگ اس جرم میں شامل نہیں ہوتے وہ بھی بچانے کی کوشش نہیں کرتے، موبائل سے ویڈیو بناتے رہتے ہیں، جس کو مارا جارہا ہے وہ بھیڑ کے سامنے بے بس ہوتا ہے اور تماشائی بے حس ہوتے ہیں اور غنڈے اپنا کام کر گذرتے ہیں۔

ماضی قریب میں اس صورت حال کی سنگینی کو سامنے رکھ کر پچاس بڑے اور ملک کے نامور لوگوں نے وزیر اعظم نریندر مودی جی کو خط لکھا تھا کہ اس صورت حال کو ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ ۲۰۱۴ء میں جب سے آپ برسر اقتدار آئے ہیں تب سے دلتوں اور مسلمانوں کے خلاف اس قسم کے حملوں میں نوے فی صد کا اضافہ درج کیا گیا ہے، پارلیامنٹ میں ہجومی تشدد کی مذمت کے باوجود یہ سب ہورہا ہے، حکومت مجرموں کے خلاف کیا کارروائی کر رہی ہے، اس مکتوب پر پچاس نامور لوگوں نے دستخط کیا تھا، جن میں منی رتنم، رام چندر گوہا، اپرنا سین، کوکنا سین شرما اور انوراگ کیشپ جیسے لوگوں کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں، ان حضرات نے کوئی ہنگامہ نہیں کیا، لوٹ پاٹ نہیں مچائی، ملک کی مالیات کو نقصان نہیں پہونچایا اور نہ ہی مذہبی جذبات بھڑکائے، ایک سیدھا سادہ خط ملک کے وزیر اعظم کو لکھ کر اپنی تشویش کا اظہار کیا تھا، جمہوریت میں اپنی بات منوانے کے لیے احتجاج، دھرنے، مظاہرے، سڑک جام، ٹرینوں کی آمد ورفت میں رکاوٹ اور پُرتشدد تحریکات عام سی بات ہے، اس سی اس ٹی قانون میں ترمیم اور جاٹ ریزرویشن معاملے کو لے کر ملک کی بعض ریاستوں میں جو ہنگامے ہوئے تھے وہ ابھی کل کی بات ہیں، لیکن اس خط کی وجہ سے ایسا کچھ نہیں ہوا تھا، اس کے باوجود ایک خاص ذہنیت کے شخص سدھیر کمار اوجھا نے جو مظفر پور کا رہنے والا ہے، ہجومی تشدد کے خلاف لکھے اس مکتوب پر ایک عرضی عدالت میں داخل کیا اور لکھا کہ ان مکتوب نگاروں نے ملک کی شبیہ کو خراب کیا، علاحدگی پسندی کے رویے کو فروغ بخشا اور وزیر اعظم مودی کے کاموں کو کم تر بنا کر پیش کیا۔

ہمارے یہاں عدالتوں میں اس قسم کی عرضی کو خارج کرنے کی روایت رہی ہے اور اگر کچھ غور کرنے کی کبھی نوبت بھی آتی ہے تو مہینوں نہیں سالوں لگ جاتے ہیں، لیکن اس عرضی پر غور کرنے کا موقع ڈیڑھ ماہ کے اندر ہی آگیا اور چیف جوڈیشیل مجسٹریٹ سوریہ کانت تیواری نے ۲۰ر اگست کو عرضی منظور کر لیا تھا، اور شنوائی کے بعد مقامی پولیس کو معاملہ درج کرنے کا حکم دے دیا تھا، چنانچہ ۳ر اکتوبر کو صدر پولیس تھانے میں ایف آئی آر درج کرلی گئی اور یہ پچاس لوگ جرم مکتوب نگاری میں ماخوذ ہیں، معمولی سے خط لکھنے پر پولس نے ان حضرات پر جو دفعات لگائے ہیں وہ آئی پی سی دفعات کے تحت ہیں، ان میں مذہبی جذبات کو مجروح کرنے، ملک سے بغاوت، امن کے نظام کو درہم برہم کرنے سے متعلق دفعات ہیں، جو انتہائی سنگین ہیں۔

مبصرین کا خیال یہ ہے کہ دانشوروں، تھیٹر سے متعلق شخصیات اور فلم سازوں کے خلاف یہ مقدمہ جمہوریت کے لیے انتہائی خطرناک اور فرد کی آزادی پر حملہ ہے، ان حضرات کا جرم یہ ہے کہ انہوں نے ذمہ دار شہری ہونے کی وجہ سے حکومت کو ہجومی تشدد پر کارروائی کا مطالبہ کیا تھا اور اس میں کسی درجہ میں کوئی برائی نہیں ہے، پتہ نہیں پولیس کو کس طرح اس میں ملک سے بغاوت کی بو کا پتہ چلا اور امن وشانتی کو کس طرح خطرہ لاحق ہوا، یہ ہماری سمجھ سے بہت بالاتر ہے۔ اگر اسی طرح دفعات لگائے جاتے رہے اور زبان بندی کا سلسلہ چلتا رہا تو لوگوں کی زبانیں بات کرنے کو ترس جائیں گی اور صحیح بات لوگ لکھنے اور حکومت تک پہونچانے سے گریز کرنے لگیں گے، جس سے ظالموں کے حوصلے اور بلند ہوں گے اور مجرمین دندناتے پھریں گے، پھر یہ آگ دوسرے گھروں کو بھی خاکستر کرنے لگے گی، تب تک شاید بہت دیر ہوچکی ہوگی، عقل مندوہ ہے جو وقت سے پہلے بربادی کے اسباب پر قدغن لگائے۔

ملاوٹ

معاملہ ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست اتر پردیش کا ہے، یہاں ۲۴ر سال پہلے ۱۹۹۵ء میں ایک دودھ والے کے دودھ میں ملاوٹ پائی گئی تھی، جس کی سزا نچلی عدالت نے اسے سنائی تھی، یہ معاملہ مجرم کی طرف سے سپریم کورٹ میں پہونچا اور مجرم کے وکیل نے ملاوٹ معمولی ہونے اور طویل مدت گذر جانے کی وجہ سے سزا معاف کردینے کی عرضی دائر کی، لیکن سپریم کورٹ نے اس معاملہ پر سخت موقف اختیار کیا اور مجرم کو چھ ماہ جیل کی سزا سنائی اور واضح کر دیا کہ ریاستوں کو دیے گیے اختیارات جن میں بعض جرم میں سزا دینے کا اختیار بھی شامل ہے، کٹوتی نہیں کی جاسکتی، یقیناً اس فیصلے سے ملاوٹ کرنے والوں کے حوصلوں میں کمی آئے گی اور یہ فیصلہ آئندہ کے لیے بھی نظیر کا کام کرے گا۔

واقعہ یہ ہے کہ ملاوٹ کرنے والے انسانی صحت وتندرستی اور لوگوں کی زندگی سے کھلواڑ کرتے ہیں، بازار میں بک رہی کسی چیز کے بارے میں یقین سے نہیں کہا جاسکتا کہ وہ اصل ہے، غذائی اجناس میں خاص طور سے ملاوٹ ہوتی ہے، دال، دودھ، گھی، کھویا، پنیر اور مٹھائیوں میں ملاوٹ کی گرم بازاری اور ہر چیز کھلے عام بک رہا ہے، ملاوٹ اس طرح کی جاتی ہے کہ عام لوگوں کے لیے اس کی شناخت مشکل ہے، اور سرکاری عملوں کو کیا پڑی ہے کہ وہ اس سمت میں قدم اٹھائے، صورت حال یہ ہے کہ برانڈیڈ کمپنیوں کی مصنوعات کے بارے میں بھی یقین سے نہیں کہا جاسکتا کہ وہ اصلی ہیں، کیوں کہ ممکن ہے کہ وہ پیکنگ ہی غلط ہو۔

۲۰۱۷ء میں اتر پردیش کی وزارت نے جانچ مہم چلائی تھی، جس سے معلوم ہوا کہ ریاست کے ۲۵ر فیصد لوگ صحت کے لئے انتہائی مضر دودھ پی رہے ہیں، دوسری ریاستوں کی حالت بھی اس سے اچھی نہیں ہے، سرسوں کے تیل میں پام آئیل ملانے کے کئی واقعات سامنے آچکے ہیں، دیسی گھی میں بناسپتی گھی (ڈالڈا) مرچ پاؤڈر میں اینٹ کے سفوف، سونف میں ہرا رنگ، ہلدی میں پیلی مٹی، دھنیا اور مرچ میں گندھک، گول مرچ میں پپیتے کا بیج، چنا اور ارہر دال میں کھساری دال، بیسن میں مکئی کا آٹا، دال اور چاول پر رنگوں کی پالش، بلکہ پلاسٹک کے چاول، مٹھائیوں میں زہریلے رنگوں کی ملاوٹ انسانی صحت کو تباہ کر رہی ہے، کینسر جیسے مرض میں انسان مبتلا ہورہا ہے اور بالآخر اسے تکلیف جھیلنے کے بعد اسباب کے درجہ میں موت کے منہ میں جانا پڑ رہا ہے، لیکن حکومت اس پر قابو پانے میں ہر سطح پر ناکام ہے، حالاں کہ اس کام کے لیے ۱۹۵۴ء کا غذائی اجناس میں ملاوٹ مخالف قانون (پی اف اے) موجود ہے، اس کے دفعہ ۶۵ میں جراثیم کش دوائیاں یا دوسری چیزیں ملانے پر سزا کا ذکر ہے، لیکن سوائے ایمرجنسی کے زمانہ کے یہ قانون مجرموں کو سزا دلانے میں ہر دور میں ناکام ہی رہا ہے۔

ملاوٹ کی روک تھام کے لیے ہر ریاست میں سرکاری محکمہ قائم ہے، لیکن اس میں کارکنوں کی اس قدر کمی ہے کہ وہ اتنے بڑے ملاوٹی بیوپار کو قابو میں کرنے میں ناکام ہے، ریاست میں جانچ لیبارٹری کی بھی کمی ہے، چین میں ہر دو لاکھ کی آبادی پر ایک جانچ لیبارٹری موجود ہے، جب کہ ہندوستان میں نو کروڑ لوگوں کی آبادی پر ایک جانچ لیباریٹری ہے، ان حالات میں ملاوٹ کرنے والوں تک پہونچنا اور انہیں سزا دلانا ایک مشکل کام ہے، سرکار کو اس جانب توجہ دینی چاہیے؛ کیوں کہ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے اور شہریوں کی صحت وتندرستی کا مدار اسی پر ہے۔

یادوں کے چراغ

مولانا قاری صدیق احمد مظاہریؒ

: مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

امارت شرعیہ بہار اڈیشہ وجھارکھنڈ کی مجلس شوریٰ کے رکن، تاریخی جامع مسجد رانچی کے امام وخطیب، مشہور مصلح، کئی تعلیمی اداروں کے سرپرست مولانا قاری صدیق احمد مظاہری کا ۳/اکتوبر ۲۰۱۹ء مطابق ۳/صفر ۱۴۴۱ھ بروز جمعرات صبح کے ۳/بجے بڑی مسجد گلی ہند پیڑھی رانچی میں انتقال ہوگیا، ان کی عمر اسی سال تھی، وہ گذشتہ ایک ماہ سے بیمار تھے، پس ماندگان میں چار لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں، اہلیہ کا انتقال چند سال قبل ہو چکا تھا، جنازہ کی نماز ان کے بڑے صاحب زادہ مولانا ڈاکٹر عبید اللہ قاسمی، خطیب مسجد اقراء رانچی نے ہرموعیدگاہ رانچی میں پڑھائی اور تدفین راتو روڈ قبرستان میں ہوئی۔

مولانا قاری صدیق احمد بن مولوی عبدالرحمٰن بن گلزار میاں کی ولادت یکم جنوری ۱۹۴۰ء میں کیدل نزد بی آئی ٹی میسرا صدر تھانہ رانچی موجودہ جھارکھنڈ میں ہوئی، ابتدائی تعلیم اپنے والد مولوی عبدالرحمٰن صاحب سے حاصل کرنے کے بعد عصری تعلیم کے حصول کے لیے ضلع اسکول رانچی میں داخل ہوئے اور مڈل تک کی تعلیم یہیں پائی، یہ اسکول شہید چوک رانچی کے قریب ہے اور وہاں سے چند قدم کے فاصلے پر جامع مسجد اپر بازار ہے، جمعہ کے دن مولانا مرحوم خاص طور سے جامع مسجد میں نماز پڑھتے تھے، ۱۹۱۶ء سے ۱۹۲۰ء تک اس مسجد کے خطیب مولانا ابوالکلام آزاد تھے، یہ زمانہ مولانا کی رانچی نظر بندی کا ہے، جس زمانہ میں مولانا اسکولی تعلیم حاصل کر رہے تھے، اس زمانہ میں یہاں کے امام وخطیب مشہور عالم دین صوفی جمالی صاحب ہوا کرتے تھے، مولانا مرحوم ہر جمعہ کو ان کی تقریر سنتے، ان کے پیچھے نماز پڑھتے اور سوچتے رہتے کہ کیا میں اس مسجد کا کبھی امام وخطیب بن سکتا ہوں، دل کہتا کہ نہیں، اس لیے کہ تم عصری تعلیم پا رہے ہو، مذہبی نہیں، امام بننے کے لیے مذہبی تعلیم ضروری ہے، پھر بھلا تم کیسے اس مسجد کے امام وخطیب ہوگے، دل نے کہا کہ اگر امام وخطیب بننے کے لئے مذہبی تعلیم ضروری ہے تو میں مذہبی تعلیم حاصل کروں گا اور کبھی نہ کبھی اس مسجد کا امام بن جاؤں گا، چنانچہ مولانا نے دل کی بات سنی اور علامہ اقبال کے مشورہ کے مطابق عقل کی پاسبانی کا خیال نہیں کیا اور اسکول چھوڑ کر دہلی کا رخ کیا، اس زمانہ میں مدرسہ حسین بخش مٹیا محل جامع مسجد دہلی کی بڑی شہرت تھی، چنانچہ وہاں داخلہ لیا، وہاں سے کچھ دنوں کے لیے مدرسہ عالیہ فتح پوری چاندنی چوک منتقل ہوگیے اور وہاں سے دارالعلوم دیوبند کا رخ کیا، چار سال وہاں تعلیم حاصل کرنے کے بعد مظاہر العلوم سہارن پور چلے گیے اور ۱۹۶۰ء میں یہیں سے سند فراغ حاصل کیا اور اس پورے علاقے میں پہلے مظاہری ہونے کی سعادت حاصل کی۔

فراغت کے بعد رانچی واپسی ہوئی تو رشتہ ازدواج سے منسلک ہونے کی تجویز آنے لگی، بالآخر فراغت کے سال ہی رانچی کی مشہور اور با اثر شخصیت جناب حافظ جمال الدین صاحب ساکن ہند پیڑھی کی بڑی صاحبزادی سعیدہ خاتون کے ساتھ آپ کا نکاح ہوا، اور آپ نقل مکانی کر کے مستقل سسرال میں ہی سکونت پذیر ہوگیے، سسرال والوں کی توجہ سے معاشی پریشانی سے نجات مل گئی۔

تدریسی زندگی کا آغاز رانچی سے پچاس کلو میٹر دور لکڑ گڈھ بلسو کرا کے مکتب سے کیا۔ یہ مکتب آپ نے ہی قائم کیا تھا، دو سال تک یہاں قیام کے بعد اپنے خسر حافظ جمال الدین صاحب کی تحریک پر مولانا ابوکلام آزاد کے قائم کردہ مدرسہ اسلامیہ رانچی میں درس وتدریس کا آغاز کیا، لیکن یہ آپ کی منزل نہیں تھی، آپ نے تو جامع مسجد کے امام وخطیب بننے کی خواہش کی وجہ سے عصری علوم کو چھوڑ کر مذہبی علوم کی طرف رخ کیا تھا، اللہ تعالیٰ نے ان کی دلی خواہش کی لاج رکھ لی اور ۱۹۶۵ء سے آپ جامع مسجد اپر بازار رانچی کے امام وخطیب مقرر ہوئے، اور پوری زندگی ۲۰۱۹ء تک مولانا آزاد کی اس وراثت کو سنبھالا اور پورے چون سال تک اس منصب پر فائز رہے؛ جو خود اپنے میں بڑی کرامت ہے، انہوں نے فکر امارت کو اپنی زندگی کا اوڑھنا بچھونا بنالیا، کلمہ کی بنیاد پر اتحاد کی دعوت زندگی کا مقصد قرار پایا، مسجد کے منبر ومحراب سے کسی مسلک اور مذہب کے خلاف کبھی تقریر نہیں کی، کبھی نوبت آجاتی تو جارحانہ گفتگو سے پرہیز کرتے اور نرمی سے سمجھانے کی کوشش کرتے، اپنے اس طرز عمل کی وجہ سے وہ رانچی شہر کی مقبول شخصیت بن گیے، فکر امارت سے اسی قربت کی وجہ سے وہ مختلف اوقات میں مرکزی امارت شرعیہ کی مجلس عاملہ اور مجلس شوریٰ کے رکن رہے اور بڑی پابندی سے میٹنگوں میں شریک ہوتے۔

امارت شرعیہ سے اس تعلق کا اختتام بالآخر ان کی زندگی کے ساتھ ہوا، دفتر امارت شرعیہ رانچی کی ذیلی کمیٹی کے بھی وہ رکن تھے، اور ہر موقع پر مناسب مشورے دیا کرتے تھے، ہم لوگوں کا جب بھی جانا رانچی ہوتا تو وہ اپنی سائیکل سے ہی ملنے کے لیے چلے آتے، بعد میں گرتی صحت کی وجہ سے انہوں نے موپیڈ (گیر لیس گاڑی) لے لیا تھا، جس سے ان کو آنے جانے میں سہولت ہوگئی تھی، ہم لوگ رانچی جاتے اور جمعہ کا دن ہوتا تو اس دن کی خطابت ہم لوگوں کے ذمہ کر دیتے، جمعہ بعد ضیافت کرتے، بغیر کچھ کھلائے پلائے کبھی نہیں چھوڑتے، انہوں نے اپنے کمرہ میں مذہبی کتابوں کی ایک دوکان کھول رکھی تھی، لوگوں میں مطالعہ کا شوق پیدا کرتے اور مناسب قیمت پر انہیں کتابیں فراہم کرتے ان کے اس مکتبہ میں دیوبند، سہارن پور اور دہلی کے مکتبوں کی مطبوعات موجود ہوتیں، یہ ان کی تجارت بھی تھی اور دین کی خدمت کا ایک ذریعہ بھی، وہ اس پر مسرور رہتے کہ اس طرح کچھ خدمت ہو رہی ہے، اور لوگوں میں مذہبی کتابوں کے پڑھنے کا ذوق بڑھ رہا ہے۔

مولانا کی زندگی بے ریا اور عابدوالی تھی، مداہنت اور منافقت انہیں نہیں آتی تھی، جو شکایت ہوتی منہ پر کہتے اور برملا کہتے، وہ بزرگانہ روایتوں کے امین اور پرانی وضع کی چلتی پھرتی تصویر تھے، ان کی تلاوت بہت اچھی تھی، جہری نمازوں میں ان کی تلاوت کیف وسرور کی کیفیت پیدا کرتی تھی، اسی وجہ سے ان کی شہرت مولانا کے بجائے قاری صدیق احمد سے زیادہ تھی۔ مولانا کے دنیا سے چلے جانے کی وجہ سے جامع مسجد اپر بازار رانچی کی روشن تاریخ کا خاتمہ ہوگیا، اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ رانچی شہر کو ان کا نعم البدل دے، مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے آمین یارب العالمین۔

کتابوں کی دنیا

تبصرہ کے لئے کتابوں کے دو نسخے آنے ضروری ہیں

رسول اللہ ﷺ کی بیٹیاں، داماد اور نواسے نواسیاں

: ایڈیٹر کے قلم سے

مولانا نورالحق رحمانی قاسمی الحاج حافظ عزیز الحق مرحوم (ولادت نومبر ۱۹۵۲) استاذ المعہد العالی امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ کی تازہ ترین تالیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیاں، داماد اور نواسے نواسیاں مطالعہ کی میز پر ہے، جس میں مولانا موصوف نے ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت، صاحب زادیوں، ان کے شوہروں اور حضرت فاطمہ کی اولاد کے حالات وکمالات پر سادہ اور سلیس زبان میں مؤثر اور دلآویز'' گفتگو کی ہے، کتاب کا پیش لفظ حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی، مقدمہ مولانا عبدالباسط ندوی سکریٹری المعہد العالی امارت شرعیہ اور حرف چند مولانا مفتی محمد سہراب ندوی نائب ناظم امارت شرعیہ کے قلم سے ہے، حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی نے لکھا ہے کہ ''رفیق محترم اور صدیق محترم حضرت مولانا نورالحق رحمانی دامت برکاتہم کامیاب مدرس کہنہ مشق مفتی، جید عالم ہیں،.....وہ اس سے پہلے امہات المؤمنین کا تذکرہ لکھ چکے ہیں، آپ کی تحریر میں منطقی ربط، دل ودماغ کو اپیل کرنے والا استدلال ہوتا ہے، زبان عام فہم شگفتہ اور سلیس ورواں ہوتی ہے، خوشی کی بات ہے کہ آپ نے اہل بیت پر اردو زبان میں کتابوں کی کمی اور اس کی وجہ سے بنات طاہرات سے متعلق افراط وتفریط کو محسوس کرتے ہوئے اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے، یہ کتاب عوام وخواص دونوں کے لیے لائق مطالعہ اور قابل استفادہ ہے۔'' (ص ۸)

مولانا عبدالباسط ندوی لکھتے ہیں: حضرت مولانا نورالحق رحمانی...تصنیف وتالیف کے میدان میں ایک طویل عرصے سے مستند ومعتبر قلم کے حامل ہیں (ص ۱۰) مولانا مفتی محمد سہراب ندوی لکھتے ہیں: کتاب کا اسلوب نگارش آسان اور عام فہم ہے، انداز بیان میں استدلالی رنگ کی جھلک ہے... یہ کتاب نبوت کی گود اور اس کے سایہ میں پروان چڑھنے والے چند بندے بندیوں کی حالات زندگی کا ایسا آئینہ ہے جس کو سامنے رکھتے ہی آفتاب رسالت کی کرنوں کی تابناکی کا مشاہدہ ہونے لگتا ہے۔ (ص ۱۲-۱۱)

دوسو صفحات پر مشتمل اس کتاب میں حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم، حضرت فاطمۃ، حضرت حسن، حضرت حسین، شہادت امام حسین، حق گوئی وبے باکی کا جلی عنوان، فضائل حسنین، حضرت زینب بنت علی، حضرت ام کلثوم بنت علی، حضرت ابوالعاص، حضرت عثمان ذی النورین، عبداللہ بن سبا کا منافقانہ کارنامہ، حضرت علی بن طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے احوال وواقعات پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

کتاب میں بعض ان موضوعات کو بھی جگہ دیدی گئی ہے جو اس کتاب کے موضوع سے بلا واسطہ متعلق نہیں ہیں، جیسے ماہ محرم اور عاشورہ کی فضیلت، خلیفۂ رسول حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت ابوبکر صدیق کے عہد خلافت کے کارنامے، یہ وہ عناوین ہیں، جن کا بیٹیاں، داماد، نواسے اور نواسیوں سے بلا واسطہ تعلق نہیں ہے، اگر یہ عناوین کسی دوسری کتاب کے لیے اٹھا رکھے جاتے تو زیادہ بہتر بات ہوتی، دراصل ان مضامین کی شمولیت نے اس کتاب کو مستقل کتاب کے بجائے مضامین کا مجموعہ بنا دیا ہے، ظاہر ہے دونوں کی حیثیتیں الگ الگ ہیں، مولانا کو بھی اس کا احساس ہے اس لیے مولانا نے لکھا ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ حضرت علیؓ وفاطمہؓ کے داماد ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تین داماد، اس مناسبت سے ان کا ذکر کیا گیا ہے، خلفاء راشدین میں صرف صدیق اکبرؓ کا ذکر باقی تھا، انہیں بھی اس میں شامل کر کے اس مبارک سلسلہ کو مکمل کر دیا گیا ہے گویا اس کتاب کے لیے مسک الختام ہے۔

اس طرح اس کتاب میں خلفاء راشدین اور خلافت راشدہ کا تذکرہ بھی ضمناً آگیا ہے، پھر ماہ محرم اور عاشورہ کی شرعی حیثیت سے بحث کی گئی ہے، اور اس موقع پر امت میں جو بدعات وخرافات رائج ہیں ان پر نکیر کی گئی ہے اور یوم عاشورہ کے مسنون اعمال کا ذکر کیا گیا ہے۔'' (ص ۱۵-۱۴)

کتاب کا ٹائٹل دیدہ زیب اور خوبصورت ہے، کمپوزنگ اور طباعت عمدہ ہے، پروف پر محنت کی گئی ہے، اس لیے اغلاط سے بڑی حد تک پاک ہے، بڑی حد تک اس لیے کہ پیش لفظ میں ہی محسوس صاد سے لکھا نظر آیا، اور آخری کتاب میں اصلاحی ''سین'' سے علامہ شبلی نے بجا لکھا ہے کہ کاتب لکھے اور غلطی نہ ہو یہ ناممکن ہے، اب کاتب کی جگہ کمپوزر لکھ دیجئے، حسب حال ہو جائے گا، بقیہ جہاں تک کتاب کے مندرجات کا تعلق ہے، اس کی صحت مسلم ہے، مولانا جو لکھتے ہیں محققانہ انداز میں لکھتے ہیں، چھان پھٹک کر لکھتے ہیں، اس سلسلے میں شیعوں نے اہل بیت کے سلسلے میں جو افراط وتفریط مچا رکھی ہے، مولانا نے علمی اور تحقیقی انداز میں اس کا مسکت جواب دیا ہے، جس سے بہت ساری غلط فہمیاں دور ہوگئی ہیں، مولانا کی کئی کتابیں خواتین سے متعلق پہلے شائع ہو کر مقبول ہو چکی ہیں، پیغمبر اسلام اور تعدد ازدواج، سیرت عائشہ وامہات المؤمنین، تعدد ازدواج۔ حقائق کے آئینے میں، عورت۔ اسلامی شریعت میں۔ وغیرہ کا نام خاص طور پر لیا جا سکتا ہے، اسی طرح مولانا نے اس موضوع پر بعض عربی کتابوں کا ترجمہ بھی کیا ہے۔ ان میں عورت کا حق میراث اور عورت کا نفقہ بڑی اہم کتابیں ہیں۔

مجھے امید ہے کہ مولانا کی دوسری کتابوں کی طرح یہ کتاب بھی مقبول ہوگی اور اس کا نفع امت مسلمہ کو پہونچے گا، فی صفحہ ایک روپے یعنی دوسو صفحات کے دوسو روپے دے کر المعہد العالی امارت شرعیہ، مکتبہ قاضی نزد امارت شرعیہ پھلواری شریف اور دارالعلوم اصلاح المسلمین پھلکا کٹیہار سے اس کتاب کو حاصل کیا جا سکتا ہے، بار اول اس کتاب کی طباعت دارالقلم قاضی نگر پھلواری شریف نے کرائی ہے اور دی پرنٹو اسٹیشنرس دریا پور پٹنہ نے اسے ظاہری خوبیوں سے آراستہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔

ہندوستانی مسلمان اور عصری تعلیم

مولانا محمد ہاشم القاسمی

ہندوستان میں مسلمان زندگی کے ہر شعبہ میں دیگر ابنائے وطن سے کافی پچھڑے ہوئے ہیں شاید ہی کوئی شعبہ ایسا ہوسکتا ہے جس میں مسلمان آگے رہنا تو دور کی بات ہے دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کے برابر بھی ہو سکتے ہیں۔ حصول معاش کا مسئلہ ہو یا تعلیم کا میدان ہو، سرکاری ملازمتیں ہوں کہ تجارت، سماجی رتبہ ہو کہ کاروباری مسابقت، کسی میں بھی مسلمان دیگر ابنائے وطن سے بہت پیچھے ہیں۔ ہر شعبہ میں ان کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ ہوکر رہ گئی ہے، اس سلسلہ میں جب کبھی مسلمانوں کے حلقوں میں بات ہوتی ہے تو تقریبا سب ایک زبان یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ مسلمانوں کے ساتھ امتیازی سلوک نے انہیں اس مقام کو پہونچا دیا ہے۔ اس معاملہ میں سچر کمیٹی کی رپورٹ کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ اس رپورٹ میں ملک بھر میں مسلمانوں کی انتہائی ناگفتہ بہ حالت کا تفصیلی تذکرہ کیا گیا تھا۔ رپورٹ میں یہ انکشاف ہوا تھا کہ مسلمان اس ملک میں سب سے پسماندہ ترین قوم ہیں، وہ دلتوں اور دیگر پسماندہ طبقات سے بھی پیچھے ہوکر رہ گئے ہیں، مسلمانوں کی اکثریت کا ذریعہ معاش ٹھیلہ بنڈی یا دیگر چھوٹے موٹے کاروبار ہیں، سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کا جو تناسب کسی وقت قابل لحاظ ہوا کرتا تھا وہ گھٹتے ہوئے برائے نام ہوکر رہ گیا ہے، اور یہ اندیشے پیدا ہونے لگے ہیں کہ ایک وقت ایسا بھی آسکتا ہے جب سرکاری ملازمتوں کے دروازے مسلمانوں پر بند ہی ہو جائیں۔ اگر یہی تناسب جاری رہا جواب ہے تو پھر ان اندیشوں کو مسترد نہیں کیا جاسکتا۔ تجارت کے میدان کا اگر ہم جائزہ لیں تو مسلمان صرف ٹھیلہ بنڈی ڈھکیلتے یا پان شاپ چلاتے یا دیگر چھوٹے موٹے کاروبار کرتے نظر آتے ہیں۔ کوئی باضابطگی ان کے کام کاج اور کاروبار میں نظر نہیں آتی۔ کوئی آن لائن تجارت ایسی نظر نہیں آتی جس پر مسلمانوں نے کوئی توجہ دی ہو۔ کوئی سرکاری اسکیم ایسی نظر نہیں آتی جس سے استفادہ کرتے ہوئے مسلم نوجوانوں نے کوئی بڑی پہل کی ہو، صرف چند نام ایسے ہیں جنھوں نے ہندوستان کی تجارت میں اپنا لوہا منوالیا ہو، اس بات سے انکار نہیں ہے کہ مسلمانوں میں بے تحاشہ صلاحیتیں موجود ہیں، ضرورت اس بات کی ہے کہ ان صلاحیتوں کو پہچانا جائے، ان کو ابھارنے کی کوشش کی جائے، ان میں مہارت پیدا کی جائے، انہیں دنیا میں مسابقت کے لئے تیار کیا جائے۔ مسابقتی میدان کے تقاضوں سے انہیں ہم آہنگ کیا جائے، جب تک ایک منظم حکمت عملی اور جامع منصوبے کے تحت کام نہیں کیا جاتا اس وقت تک مسلمان ایک غیر منظم قوم ہی کی طرح زندگی گذارنے پر مجبور رہیں گے اور جب تک غیر منظم رہیں گے زندگی کے کسی بھی شعبہ میں انہیں ترقی نہیں مل سکتی۔ کسی بھی سرکاری اسکیم سے فائدہ اٹھانے کے لئے اور سماج میں مسابقت کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہونے کے لئے پہلے ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان خود اپنے آپ کو اس کے لئے تیار کریں، ذہنی طور پر ایک عزم کے ساتھ اٹھیں اور زندگی کے مقصد کو سمجھتے ہوئے ترقی کے میدان میں اپنے آپ کو منوائیں۔

زندگی کا شاید ہی کوئی شعبہ ایسا ہوگا جس میں بہتری تعلیم سے ممکن نہیں ہوسکتی، تعلیم کے بغیر کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جس میں آپ مسابقت کر پائیں گے۔ چند استثنائی حالات کی بات یہاں نہیں کی جاسکتی لیکن یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ساری قوم کی حالت بدلنے کے لئے تعلیم ہی بنیادی ذریعہ ہوسکتی ہے، مسلمانوں کے اندر حالیہ عرصہ میں تعلیم کے تعلق سے شعور بیدار ہوا ہے، تاہم ایک بات یہ محسوس کی جارہی ہے کہ اعلیٰ تعلیم اور عصری تعلیم کے تعلق سے اب بھی ہم میں دوری بنی ہوئی ہے، مسلم نوجوان انٹرمیڈیٹ، ڈگری کی تعلیم یا پھر انجینئرنگ تک خود کو محدود کر رہے ہیں، سماج پر اثر انداز ہونے والے دوسرے شعبہ جات پر ان کی توجہ اتنی نہیں ہوسکتی ہے، جتنی ہونے کی ضروری ہے، خاص طور پر سیول سرویس میں اور اعلیٰ پولیس خدمات میں، ریونیو خدمات میں مسلمانوں کی خود کو تعلیمی اعتبار سے تیار کرکے پیش کرنا ہوگا، آئی ٹی شعبہ میں مہارت اختیار کرنے کی ضرورت ہے، اعلیٰ تعلیم کا میدان ایسا ہے جس کے کئی شعبہ ہوسکتے ہیں، اور ہر شعبہ کے تعلق سے مسلمانوں کو سنجیدگی سے حکمت عملی بنانے کی ضرورت ہوگی، ہر شعبہ میں اپنے وجود کا احساس دلانے اور پھر اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوانے کے لئے اپنے آپ کو تیار کرنا ہوگا، ایک سماجی انقلاب اگر لانا ہے تو اس کے لئے پہلے تعلیمی انقلاب لانا ضروری ہوگا، تعلیمی صلاحیتوں کو نکھارنے کا ہنر اپنے آپ میں پیدا کرنا ہوگا، تعلیم کے ذریعہ ہی ہم سماج میں ایک باعزت اور معزز مقام حاصل کر سکتے ہیں، ملک کی ترقی کے ثمرات میں اپنا حصہ حاصل کرنے کے لئے ہمیں پہلے اس ترقی میں اپنا حصہ ادا کرنے پر غور کرنا ہوگا۔ جب ہم ترقی میں اپنا حصہ ادا کرنے کے قابل ہوجائیں گے تو اس کے ثمرات سے ہمیں محروم نہیں کیا جا سکے گا، سیول سرویس ہو یا ریوینیو خدمات ہوں یا پھر انفارمیشن ٹکنالوجی کی ترقیاتی منازل ہوں، خلائی سائنس ہو یا پھر کوئی اور شعبہ ہی کیوں نہ ہو کوئی بھی شعبہ ایسا نہیں ہوسکتا جس میں اپنی صلاحیتوں اور ہنرمندی سے کامیابی کے جھنڈے نہیں گاڑے جا سکتے۔ سارا کچھ حاصل کیا جاسکتا ہے، لیکن سب کے لئے بنیاد یہی ہے کہ ہم تعلیم پر اور خاص طور پر عصری اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں۔ مسابقتی تقاضوں کو سمجھیں، ان کے مطابق خود کو ڈھالنے کی کوشش کی جائے، سنجیدگی سے جد وجہد جاری رکھی جائے اور پھر کامیابی زیادہ دور نہیں ہوسکتی۔

سماج میں آج ہمارا جو مقام ہوگیا ہے وہ انتہائی کمزور ہے، ہم کسی بھی شعبہ میں اپنے دیگر ابنائے وطن کی ہمسری نہیں کر سکتے، ترقی کے لئے ضروری ہے کہ تجارت کے میدان میں بھی قسمت آزمائی کرنی ہوگی، ہمیں اپنی اختراعی اور تخلیق کی صلاحیتوں کو ابھارنا ہوگا، ہمیں نئی ایجادات پر توجہ دینے کی ضرورت ہوگی، چھوٹی صنعتوں کے قیام پر ہمیں غور کرنا ہوگا، تجارتی میدان میں اپنی جگہ بنانے کے لئے کوشش کرنی چاہیے، خود ہماری اپنی صفوں میں جو سماجی برائیاں پائی جاتی ہیں، ہمارے معاشرے میں جن خامیوں نے جنم لے لیا ہے انہیں دور کرنے پر توجہ کرنے کی ضرورت ہے، تعلیم کے ذریعہ معاشرہ کی خامیوں کو اور اپنی صفوں میں پائی جانے والی بے چینی کو دور کیا جاسکتا ہے، آج دنیا صلاحیتوں کی غلام بنی ہوئی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم دنیا کے طالب بننے کی بجائے دنیا کو اپنا طالب بنانے کے لئے آگے آئیں، دنیا کے سامنے اپنی صلاحیتوں کو ابھار کر پیش کریں۔ یہ اسی وقت ممکن ہے، جب ہم میں موجود صلاحیتوں کو نکھارا جاسکے، ساری قوم کو صرف سرکاری ملازمتوں پر انحصار کرکے بیٹھے نہیں رہنا چاہیے، ساری قوم کو کسی ایک شعبہ پر توجہ دے کر اکتفاء نہیں کرنا چاہئے۔ ساری قوم کو محض معمولی تجارت یا بیرونی ممالک میں حصول روزگار کے لئے مساعی نہیں کرنا چاہئے۔ معمولی سے روزگار پر اکتفاء کرنے کی بجائے آگے بڑھنے اور ترقی کرنے کی منصوبہ بندی کی جائے۔ ایک خوش آئندہ بات یہ ہے کہ تعلیم کے میدان میں مسلمان لڑکیاں اچھی صلاحیتوں کا مظاہرہ کر رہی ہیں، انہیں بھی مزید آگے بڑھانے کی حکمت عملی بنائی جانی چاہئے۔ انہیں بھی مسابقتی امتحانات کے لئے تیار کیا جانا چاہئے۔ انہیں بھی سول سرویسیس اور دیگر پیشہ وارانہ کورسیس کی تربیت دی جاسکتی ہے۔ سماج کے کسی فرد کو بے کار سمجھنے کی روایت کو ترک کرنا ہوگا اور اس بات پر غور کرنا ہوگا کہ کس فرد کو کس طرح سے ساری قوم کی بہتری اور فلاح و بہبود کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے، جب تک مسلمان اپنے آپ کو تبدیل کرتے ہوئے تعلیمی، سماجی، تجارتی اور دیگر شعبہ جات میں ترقی کرنے کا خود میں تہیہ نہیں کرلیں گے اس وقت تک قوم کی بحیثیت مجموعی حالت کو تبدیل کرنے میں کامیابی نہیں مل سکتی۔ ہمیں حکومتوں کی پالیسیوں پر رونے دھونے اور خاموش ہوجانے کی بجائے اپنے آپ کو وقت کے تقاضوں کے مطابق ڈھالنے کے لئے کام کرنا ہوگا۔ ہمیں یہ اعتراف کرنا ہوگا کہ ہم میں صلاحیتوں کی کوئی کمی نہیں ہے اور ضرورت صرف اتنی ہے کہ ان صلاحیتوں کو سمجھیں اور ان کو مزید نکھارتے ہوئے دنیا کے سامنے پیش کرنے کی کامیاب کوشش کریں۔

دور حاضر کے چیلنج کا مقابلہ

ناسازگار ماحول ہمارا اصل میدان ہے، اور ہم سب ایک ہی جیسے مصائب وآلام کا شکار ہیں، اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ ہم برے زمانہ میں پیدا ہوئے، حالات حد درجہ خراب ہیں، مشکلات ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہیں، لیکن میں اس کے برخلاف کہتا ہوں کہ ہم بڑے خوش قسمت ہیں، لائق صد مبارکباد ہیں کہ اس زمانہ میں پیدا ہوئے، کیونکہ ہم کو تھوڑی سی محنت وکوشش کے بعد بڑا ثواب اور بڑا مقام مل سکتا ہے، اگر ہم اس زمانہ میں پیدا ہوئے ہوتے کہ جب بڑی بڑی صلاحیتوں کے لوگ پیدا ہوئے تو ہم کس شمار میں آتے؟ اس وقت ان حضرات کی جوتیاں سیدھی کرنا ہمارے لیے ایک باعث فخر ہوتا، میدان عمل اور میدان کارزار میں ہمارا کچھ مقام نہ ہوتا، لیکن اس دور میں کم صلاحیتوں کے باوجود بہت کچھ کر سکتے ہیں، اور حقیقتاً کام کرنے کا لطف بھی ایسے ہی زمانے میں ہے، کیونکہ جب باد مخالف کے تھپیڑے اور مخالف موجوں کا زور نہ ہو تو کیا لطف ومزہ ہے۔

اس لئے اس وقت ہندوستان میں تین باتوں کی اشد ضرورت ہے، اور یہی ایسی ضرورت ہے جس کو انجام دے کر ہم خدا اور رسول کی خوشنودی حاصل کرکے کامیابی وکامرانی سے ہمکنار ہوسکتے ہیں۔

ا۔ مسلمانوں میں دینی احساس وشعور پیدا کرنا اور خدا سے ان کے تعلق کو جوڑنا، یہی اصل بنیاد ہے، اور یہ اس فیصلہ کے ساتھ کیا جائے کہ ہم کو اسلام پر مرنا اور جینا ہے، ہم کوئی بھی کام کریں، تعلیمی ہو یا اقتصادی، مسلمان ہونے کے احساس اور مسلمان رہنے کے فیصلہ کے ساتھ کریں۔

دولت آفرینی کے جنون سے کوئی جگہ خالی نہیں، ہر جگہ دولت پرستی، دولت آفرینی اور مادیت کا جنون شباب پر ہے، ان حالات میں ضروری ہے کہ ہم مسلمان ہوں، ہم میں خدا سے تعلق پیدا کرنے کی تڑپ ہو، وہ تڑپ جو ہم سے پہلے مسلمانوں کو دیوانہ وار پھرایا کرتی تھی، اب ہم میں وہ تڑپ نہیں، مثلاً کھانے کی لذت کھانے میں نہیں بلکہ آپ میں قوت ذائقہ ہو، وہ اشتہا جو چاہیے، اگر اشتہا نہ ہو کسی کھانے میں کچھ فرق نہیں، ہمارے اندر جو چیز کم ہے، وہ اشتہا ہے، اگر اشتہا پھر جاگ اٹھے تو ہم ویسے ہی دیوانہ وار گھومیں۔

۲۔ دوسرا مسئلہ مسلمانوں کی تعلیم کا ہے، یہ بڑا اہم ہے، اگر مسلمانوں نے اپنی دینی تعلیم کو اپنے اندر برقرار نہ رکھا، تو موجودہ نظام تعلیم مسلمانوں کو علم وہدایت سے محروم کردے گا، اور ہمارے ہاتھوں ہماری مسلم نسل مفقود ہوجائے گی، موجودہ نظام تعلیم خالص برہمنی اور مادیانہ ہے، اس کو پڑھ کر ان بچوں کا کیا ذہن بنے گا جو مستقبل کے رہبر بننے والے ہیں؟ رائے عامہ بہت بڑی طاقت ہے، ہمیں اس کے خلاف احتجاج کرنا ہے، ہندوستان میں اسلام کو باقی رکھنے کے لیے ابتدائی مکاتب اور پرائمری مکاتب کا جال بچھانا ہوگا، دینی تعلیمی کانفرنس اس سلسلہ میں خاص اہمیت رکھتی ہے۔

۳۔ تیسرا مسئلہ ہماری فکری وذہنی تربیت کا ہے، صالح انسانوں سے رابطہ پیدا کرکے بزرگان دین کی مصاحبت سے فکری وذہنی تربیت حاصل کرنا ضروری ہے، اس تربیت کے اثرات فوری نہیں ہوتے، مثلا جب زمین میں بیج ڈالا جاتا ہے تو ابتدائی مراحل میں اس کے کچھ اثرات نہیں ہوتے، لیکن بعد میں وہی ایک تناور درخت کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔

(حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندویؒ)

گذشتہ سے پیوستہ

مدینہ ہم نے دیکھا ہے مگر نادیدہ نادیدہ

مولانا مفتی محمد ثناء الھدیٰ قاسمی

مدینہ منورہ میں عموماً احد، مسجد قبا، مسجد قبلتین، خندق وغیرہ کی ہی زیارت ہوتی ہے، چنانچہ مولانا وسیم قاسمی نے ان جگہوں کی زیارت کے بعد ہمیں قیام گاہ ہوٹل سجی المدینہ پر پہونچا دیا، کوئی دو گھنٹے اس میں صرف ہوئے، جاتے وقت ہی انہوں نے گذرتے ہوئے دور سے مسجد مسراح کی زیارت کرائی تھی، یہ وہ جگہ ہے جہاں آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احد سے لوٹتے وقت آرام کیا تھا، یہاں سے قریب ہی بنوحارثہ کا قبیلہ آباد تھا، غزوۂ احزاب کے لئے جو خندق کھودی گئی تھی اس کا آغاز یہیں سے ہوا تھا، یہ مسجد سیدالشھداء روڈ پر واقع ہے، شاہ فہد کے دور میں اس کی نئی تعمیر، توسیع کے ساتھ ہوئی ہے۔

ہم لوگوں نے طے کیا کہ قریب کی جو مساجد ہیں اور جن کا ذکر کتابوں میں ملتا ہے، اسے اپنے طور پر دیکھ لیں، چنانچہ ہم لوگوں نے مسجد غمامہ، مسجد ابوبکر صدیقؓ، مسجد عمر بن الخطابؓ، مسجد اجابہ، مسجد سبق، ثنیۃ الوداع، مسجد شیخین، ثقیفہ بنی ساعدہ، بئر بضاعۃ، بئر غرس وغیرہ مختلف اوقات میں جا کر دیکھا۔

مسجد غمامہ مسجد نبوی شریف سے دکھن پچھّم میں صرف تین سو پانچ میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے،، مسجد نبوی سے ہی اس کے گنبد وغیرہ نظر آتے ہیں، یہ مسجد ترکی طرز تعمیر کا نمونہ ہے، تاریخ میں اس کا ذکر مسجد مصلی، عیدگاہ والی مسجد کے نام سے ملتا ہے، کیونکہ حضور ﷺ عمر شریف کے آخری مہ وسال میں یہاں عید کی نماز پڑھایا کرتے تھے، ایک روایت یہ بھی ہے کہ یہاں بادل نے آپ ﷺ کے اوپر سایہ کیا تھا، اس لئے اس کا نام غمامہ پڑ گیا، اس مسجد کی بنیاد عمر بن عبدالعزیزؒ نے ڈالی تھی، عبدالمجید ترکی نے اسے خوبصورت بنوایا، شاہ فہد کے زمانہ میں کچھ ترمیم ہوئی، لیکن اصل عمارت خلیفہ عبدالمجید کے زمانہ کی ہے، جو خلافت عثمانی کے فرماں روا تھے۔

مسجد غمامہ سے صرف چالیس میٹر اور مسجد نبوی سے تین سو پینتیس میٹر کے فاصلہ پر ایک اور مسجد، مسجد ابوبکر صدیقؓ کے نام سے منسوب ہے، حضرت ابوبکر صدیقؓ عید کی نماز یہاں پڑھاتے تھے۔ اس لئے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے دور میں تعمیر شدہ اس مسجد کا نام حضرت ابوبکر صدیق کی طرف منسوب ہو گیا، موجودہ عمارت سلطان محمود خان کی بنوائی ہوئی ہے، ۱۴۱۱ھ میں شاہ فہد کی طرف سے اس کی مرمت کا کام کروایا گیا، اس مسجد کا رقبہ ۲۹۲۵ مربع میٹر ہے، اور اس کی پیمائش ۱۹٫۵x۱۵ ہے۔

مسجد غمامہ سے ایک سو تینتیس (۱۳۳) میٹر دور ایک اور مسجد ہے جس کا رقبہ ۳۳۵ مربع میٹر ہے، گنبد کی بلندی ۱۲/میٹر ہے، اس کی تعمیر نویں صدی ہجری میں ہوئی ہے اور حضرت عمر بن الخطاب کے نام سے موسوم ہے۔

مسجد نبوی سے ۲۹۰/میٹر اور مسجد غمامہ سے ۱۲۲/میٹر کی دوری پر ایک مسجد، مسجد علی بن ابی طالب کے نام سے بھی ہے، اس کا رقبہ ۳۱x۲۲ ہے = ۸۸۲ مربع میٹر ہے، مینار ۲۶/میٹر بلند ہے، کہا جاتا ہے کہ یہاں بھی حضور ﷺ نے عید کی نماز ادا فرمائی تھی۔

شارع فیصل (شارع ستین) پر ایک اور تاریخی مسجد ہے، جسے مسجد اجابہ کہتے ہیں، صحیح مسلم کی روایت ہے کہ عوالی سے لوٹتے ہوئے آپ ﷺ نے یہاں پر دو رکعت نماز ادا کی اور تین دعائیں مانگی، دو دعائیں قحط سالی سے حفاظت اور غرقابی سے تباہی نہ ہو، مقبول ہوئی، البتہ تیسری دعا کہ میری امت آپسی جھگڑے سے محفوظ رہے، یہ دعا قبول نہیں ہوئی، آج امت جو بہتر فرقوں میں بنٹ گئی ہے یہ اسی دعا کے قبول نہ ہونے کی وجہ سے ہے، یہ دعا قبول ہو جاتی تو نہ جنگ صفین ہوتی اور نہ جنگ جمل، نہ ہی کربلا کا واقعہ پیش آتا، بہر کیف اللہ کی مرضی یہی تھی، اور دنیا میں ان واقعات کو وقوع پذیر ہونا تھا، اس لئے یہ دعا قبول نہیں ہوئی یہ مسجد، بقیع سے صرف تین سو پچاسی (۳۸۵) میٹر پر واقع ہے، مسجد کے دکھن حصہ میں ۱۱٫۷۰ میٹر بلند گنبد ہے، جس کا قطر ۹٫۵ ہے اور دکھن پورب حصہ پر بنے مینار کی بلندی ۳۶ میٹر ہے، مسجد کے اتر پورب میں سو مربع میٹر رقبہ عورتوں کی نماز کے لئے مختص کیا گیا ہے۔

مسجد نبوی کے اتر پچھّم میں ۵۲۰/میٹر کی دوری پر حضور ﷺ کے زمانہ میں ایک میدان تھا، جس میں گھوڑسواری کی تربیت دی جاتی تھی، گھوڑسوار یہاں سے گھوڑا دوڑا کر دو منزل جاتے تھے، پہلی منزل قبیلہ بنوزریق کی بستی تھی اور دوسری منزل کا نام مقام حفیاء تھا، اسی مناسبت سے اس میدان پر بنی مسجد کو مسجد سبق کہتے ہیں، شاہ فیصل کے زمانہ میں بنی اس مسجد کی مرمت کا کام شاہ فہد کے زمانہ میں ہوا اور شاہ عبداللہ کے دور میں مسجد نبوی کی توسیع کے لئے یہ مسجد گرا دی گئی۔

ہجرت کے حوالہ سے مدینہ منورہ کے قریب ثنیۃ الوداع کا تذکرہ بار بار آتا ہے، یہی وہ جگہ ہے جہاں پر حضور ﷺ کو تشریف لاتے ہوئے دیکھ کر بنونجار کی بچیوں نے ''طلع البدر علینا'' پڑھا تھا، ثنیہ پہاڑوں کے درمیان کے راستے کو کہتے ہیں، اس زمانہ میں مدینہ منورہ میں دو جانب سے داخل ہوا جاتا تھا، یہ دونوں ثنیۃ الوداع اسی مناسبت سے مشہور تھے کہ جانے والے قافلہ کو رخصت کرنے کے لئے لوگ یہاں آتے تھے، آنے والے قافلہ کا استقبال بھی یہیں کیا جاتا تھا، لیکن شہرت وداع کے نام سے تھی، ایک ثنیہ شارع سیدالشھداء اور شارع ابوبکر کے نقطۂ التقاط (سنگم) پر واقع تھا، خیبر تبوک اور شام جانے والوں کا گذر یہاں سے ہوتا تھا، یہ ثنیہ مسجد نبوی کے اتر پچھّم کونے سے سات سو پچاس میٹر پر واقع تھا، جواب سڑک کی توسیع میں آ گیا ہے، حضرت سائبؓ کی روایت ہے کہ غزوۂ تبوک سے جب حضور ﷺ واپس تشریف لائے تو حضرت سائبؓ نے بچوں کے ہمراہ اسی جگہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا تھا۔

دوسرا ثنیہ قبا کے راستے سے مکہ مکرمہ آنے جانے کے راستے پر تھا، جہاں سے مکہ کی طرف سے آنے جانے والا قافلہ گذرا کرتا تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے اسی ثنیہ سے داخل ہوئے تھے، یہ جگہ ممتاز انداز میں تو محفوظ نہیں ہے لیکن قبا کے قلعہ اور جمعہ مسجد کے درمیان کی جگہ ثنیۃ الوداع کے نام سے مشہور ہے۔

مسجد مستراح کے دکھن میں ۳۰۰/میٹر کی دوری پر ایک مسجد، مسجد شیخین کے نام سے مشہور ہے، یہ وہ جگہ ہے جہاں غزوۂ احد کے لئے جاتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات قیام فرمایا تھا، عصر، مغرب، عشاء کی نمازیں یہاں پڑھی تھیں، لشکری ترتیب کا کام جنگ احد کے لئے اسی جگہ پر انجام دیا گیا تھا، یہ مسجد شارع سیدالشھداء پر واقع ہے، شیخین کی وجہ تسمیہ کا علم نہیں ہو سکا۔

تاریخ اسلام میں ایک اور جگہ بہت مشہور ہے، اسے سقیفہ بنوساعدہ کے نام سے جانا جاتا ہے، مسجد نبوی سے ۲۰۶/میٹر کے فاصلہ پر پچھّم جانب میں یہ جگہ ہے، اب اس جگہ باغ ہے، چہار دیواری سے گھرا ہوا ہے، سقیفہ بنوساعدہ کا بورڈ بھی لگا ہوا ہے، اسی جگہ حضور ﷺ نے نماز ادا کی، پانی نوش فرمایا، استراحت فرمائی، لیکن اس جگہ کی شہرت ان امور کی وجہ سے نہیں ہے، اس کی شہرت اس تاریخی مجلس کی وجہ سے ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پردہ فرمانے کے بعد خلیفہ اول کے انتخاب کے لئے منعقد ہوئی تھی، یہیں انصار و مہاجرین جمع ہوئے تھے اور بحث و تمحیص کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت پر متفق ہو گئے تھے، حضرت ابوبکر صدیقؓ کا نام حضرت عمرؓ نے پیش فرمایا تھا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تین خوبیاں بیان کی تھیں ایک یہ کہ وہ ایمان لانے والے پہلے صحابی ہیں، غار ثور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق رہے ہیں، اور لوگوں کے معاملات کے حل کرنے کے لئے موزوں ترین شخص ہیں، چنانچہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھ پر بیعت کیا اور اس طرح مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیقؓ منتخب ہو گئے۔

ثقیفہ بنی ساعدۃ کے اتر میں بنوساعدۃ کا مشہور کنواں بئر بضاعۃ تھا، جس کا ذکر باب المیاہ کے ذیل میں احادیث کی تمام کتابوں میں مذکور ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا پانی استعمال کیا تھا، اس کنوئیں کے بارے میں احادیث میں تفصیل آئی ہے۔

بیئر غرس یہ بھی ایک مشہور کنواں ہے، حضور ﷺ نے اس کا پانی نوش فرمایا تھا اور وصیت کی تھی کہ اس کے پانی سے وفات کے بعد مجھے غسل دیا جائے، یہ مسجد قبا کے اتر میں ایک کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے، یہ کنواں مدارس دارالہجرۃ شادی کے بالکل قریب ہے، امارت شرعیہ کے موجودہ قائم مقام ناظم مولانا محمد شبلی القاسمی نے اس مدرسہ میں کئی سال درس دیا ہے، اس کنوئیں پر ٹین کا ایک شیڈ ہے اور اینٹ سے اونچی دیوار سے گھیرا ہوا ہے، زائرین کے لئے یہاں جانے کی ممانعت ہے، میں نے پہلی بار ۲۰۱۵ء میں جب شاہ سلمان کی دعوت پر غسل کعبہ کی تقریب میں شرکت اور عمرۃ کے لئے گیا تھا تو مولانا محمد شبلی القاسمی نے اسے دکھایا تھا، اب کی بار دور سے ہی دیکھ کر اکتفا کرنا پڑا۔

ابھی تک ہم لوگ باہر ہی باہر گھومتے رہے، مسجد نبوی میں پنج وقتہ نمازیں ادا ہوتی رہیں، لیکن خود مسجد نبوی کے اندر اسلامی تاریخ کے آثار محفوظ ہیں، اس کی طرف توجہ نہیں ہو پائی تھی اس کی دو وجہ تھی ایک تو یہ کہ میں کئی بار پہلے معائنہ کر چکا تھا، اور دوسری ان جگہوں پر بھیڑ بہت ہوا کرتی ہے، لیکن عزیزم نظر الہدیٰ اور وہاج الہدیٰ کو ان جگہوں کو دکھانا تھا، ریاض الجنۃ اور صفۃ پر کچھ اوقات گذارنے کے لئے شوق دلانا تھا، لیکن یہ ٹلتا جا رہا تھا، خواہش مدینہ سے کچھ دوری پر وادیٔ جن جانے کی بھی تھی، جہاں اونچی سڑک پر سنتے ہیں گاڑی خود بخود آگے بڑھنے لگتی ہے، انجن بند کر دیجئے اور گاڑی چلتی رہتی ہے مولانا وسیم قاسمی دوری کی وجہ سے وہاں لے جانے کو تیار نہیں ہوئے، میں نے بعض جانکار لوگوں سے پوچھا کہ گاڑی کا ڈھلوان پر انجن بند کے بعد بھی ڈھلکتے رہنا تو عام سی بات ہے لیکن گاڑی اوپر کس طرح بغیر انجن کے طاقت کے چلتی ہے، کیا یہ جناتی یا شیطانی عمل ہے، ان لوگوں کی رائے تھی کہ ایسا کچھ نہیں ہے وہاں زمین میں کچھ مقناطیسی ذرات ہیں جن کی کشش گاڑی کو کھینچتی ہے، معاملہ جو بھی ہو لیکن اس کے نہ دیکھنے کا افسوس رہا، جانے والے بدر اور تبوک بھی جاتے ہیں، لیکن اس میں مسجد نبوی کی نماز چھوٹ جاتی، اور چالیس وقت کی نماز نہیں پوری ہوتی، اس لئے کسی کی رائے نہیں بنی، اس طرح وہاں بھی جایا نہیں جا سکا، چونکہ ہم لوگوں کو گن کر اتنا ہی وقت دیا گیا تھا جس میں مسجد نبوی کی چالیس نمازیں پوری ہو جاتیں، ایک وقت کی نماز بھی نکل جاتی تو ہم لوگ چالیس وقت نماز پڑھنے کی جو فضیلت ہے اس سے محروم ہو جاتے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری اس مسجد میں نماز مسجد حرام کی نمازوں کے بعد سب سے افضل ہے، اور ایک نماز ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے، یہ روایت بخاری شریف کی ہے اور حدیث نمبر ۱۱۹۰ ہے، مدینہ منورہ کے اندر اور مسجد نبوی کے باہر کی زیارت سے ہم لوگ فارغ ہو چکے ہیں، جو دیکھنا تھا دیکھ لیا، جو باقی رہ گیا وہ بھی بہت ہے، لیکن کہیں تو جانے پر پابندی ہے اور کہیں راہ بر لے جانا نہیں چاہتے، اس لئے زائرین دل مسوس کر رہ جاتے ہیں، مدینہ منورہ کے اندر سب سے اہم زیارت روضۂ اقدس اور مسجد نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہے، پنج وقتہ نمازوں کا پڑھنا مسجد میں اور بات ہے اور زیارت کرنا بالکل دوسری بات، آج ہم مسجد نبوی کی زیارت کے لئے چل رہے ہیں، یہ مسجد جیسا کہ معلوم ہے مدینہ منورہ میں ہے، جسے حرم نبوی بھی کہا جاتا ہے، یہ علاقہ جبل عیر اور ثور کا درمیانی حصہ ہے، ان دونوں پہاڑوں کے درمیان پندرہ کلومیٹر کی دوری ہے، مدینہ منورہ کی یہ جنوبی اور شمالی حد ہے، مشرق و مغرب میں حرہ شرقیہ اور غربیہ حرم نبوی کی حد مقرر ہے، اور یہ چاروں حدیں منصوص ہیں، مسلم شریف کی حدیث ۱۳۶۳ اور ۱۳۷۰ میں یہ حد بیان کی گئی ہے، سعودی حکومت نے حدود حرم نبوی کی تعین اور فضائی و بری راستوں سے اس کی نشان دہی کے لئے ۱۶۱ برج نصب کئے ہیں، جس سے حدود کی تعین آسان ہو گئی ہے۔

جبل عیر جو حرم نبوی کی جنوبی حد ہے، یہ مسجد نبوی سے ۸٫۵ کلومیٹر پر واقع ہے، یہ جبل احد کے بعد دوسرا بڑا پہاڑ ہے، اس کی لمبائی ۶٫۵۴ چوڑائی ۳٫۵ کلومیٹر، سطح زمین سے یہ تین سو میٹر اور سطح سمندر سے ایک کلومیٹر بلند ہے، جبل ثور احد پہاڑ کے اتر میں سرخ پتھر کا چھوٹا سا پہاڑ ہے، حرۂ شرقیہ کا قدیم نام حرہ واقم ہے، جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چار قبائل بنونضیر، بنوقریظہ، بنوظفر، اور بنواشہل آباد تھے، حرۂ غربیہ جس کا قدیم نام حرہ وبرۃ ہے یہاں بنوسلمہ آباد تھے، حضرت عروہ بن زبیر کا قلعہ نما محل، کنواں اور آراضی اسی علاقہ میں ہوا کرتی تھی، اس قلعہ کے قرب وجوار میں یہودیوں کا قلعہ بنوقینقاع آباد تھا۔ (جاری)

این آرسی اور سٹیزن شپ امینڈ منٹ بل کے ذریعہ بی جے پی کا ہندو راشٹر کے قیام کی طرف بڑھتا قدم

سید محمد عادل فریدی

ابھی حال ہی میں موجودہ وزیر داخلہ امت شاہ نے کولکاتا کے ایک جلسے میں کہا کہ ”دیدی کہتی ہے کہ ہم این آرسی ہونے نہیں دیں گے، میں آپ سے کہتا ہوں کہ ہم ہندوستان میں ایک بھی گھس پیٹھیے کو رہنے نہیں دیں گے، انہیں چُن چُن کر باہر نکالیں گے......... یہاں شرنارتھی بھائیوں کو اکسا رہی ہو کہ آپ کو بھی جانا پڑے گا، کوئی شرنارتھی کو جانے نہیں دیں گے، کوئی گھس پیٹھیے کو رہنے نہیں دیں گے، یہ دونوں بات نشچت ہے یہ دونوں بات طے ہے، ممتا دیدی کہہ رہی ہے کہ این آرسی آتے ہی لاکھوں لاکھوں جو ہندو شرنارتھی ہیں ان کو پچھّم بنگال چھوڑ کر جانا پڑے گا، مترو! اس سے بڑا کوئی جھوٹ نہیں ہوسکتا، اس سے بڑی کوئی جھوٹی بات نہیں ہوسکتی۔ آج میں سارو جنک روپ (عمومی طور پر) سے بنگال کی جنتا کو آشوست کرنے (بھروسہ دلانے) آیا ہوں آئے ہوئے سبھی شرنارتھی، ہندو، سکھ، بودھ، جین، کرشچن سبھی شرنارتھی بھائیوں کو اور ویشیش کر (خاص کر) ہندو شرنارتھی بھائیوں کو آشوست کرنے آیا ہوں کیوں کہ ان کی سنکھیا بہت بڑی ہے، کوئی بھی ہندو، سکھ، بودھ، جین، کرشچن شرنارتھی جو بھارت میں آئے ہیں، ان کو بھارت کی سرکار بھارت چھوڑنے پر مجبور نہیں کرنے والی ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کی سرکار این آرسی سے پہلے سٹیزن شپ امینڈ منٹ بل (CAB) لے کر آرہی ہے، یہ سی اے بی کیا ہے، سی اے بی کا مطلب ہے کہ بھارت کے اندر جتنے بھی ہندو، سکھ، بودھ، جین، کرشچن آئے ہیں ان سبھی کو بھارت کی ناگرکتا (شہریت) ہمیشہ کے لیے پردان کردی جائے گی (دے دی جائے گی)، ایک ایک شرنارتھی کو بھارت کا پردھان منتری بننے کا ادھیکار یہ بھارتیہ جنتا پارٹی کی سرکار دینے والی ہے، ایک ایک شرنارتھی کو ہم مت (ووٹ) کا ادھیکار (اختیار) دینے والے ہیں، ناگرک (شہری) بنانے والے ہیں۔“

اس بیان کے پہلے اور بعد میں امت شاہ کئی انٹرویو میں بھی یہ کہہ چکے ہیں کہ ”این آرسی اکیلا نہیں آرہا ہے، اس کے ساتھ سٹیزن شپ امینڈ منٹ بل آئے گا، اور پہلے اس بل کے ذریعہ تمام ہندو، سکھ، بودھ، جین اور کرشچن شرنارتھیوں کو شہریت دے دی جائے گی اور وہ این آرسی کا حصہ نہیں بنیں گے اور این آرسی صرف گھس پیٹھیوں کو نشان زد کرنے کے لیے ہوگا۔ ہندو، سکھ، بودھ جین اور کرشچن کو کوئی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے، نہ انہیں کسی ڈاکومنٹ کی ضرورت ہے، کیوں کہ ہم ان کو بھارت کی ناگرکتا دے کر بھارت کے ناگرک کے برابر بنانے جارہے ہیں، نہ ان کو کوئی رجسٹریشن کرانے کی ضرورت ہے، نہ ان کو کوئی کارڈ نکالنے کی ضرورت ہے، میں سب کو بھروسہ دلاتا ہوں کہ سی اے بی پہلے آئے گا اور سی اے بی کے بعد ہی این آرسی آئے گا۔“

وزیر داخلہ کے مذکورہ بالا بیان اور انٹرویو سے یہ بات بالکل ظاہر ہوگئی ہے کہ این آرسی اور سٹیزن شپ امینڈ منٹ بل (شہریت ترمیمی بل) کے ذریعہ بی جے پی اپنا ہندوستان کو ہندو راشٹر بنانے کا ایجنڈا پورا کرنے کی طرف بڑھ چکی ہے، اور اب اس میں کوئی شک نہیں رہ گیا ہے کہ این آرسی صرف مسلمانوں کے لیے ہوگی اور اس کا مقصد لاکھوں کروڑوں مسلمانوں کو پریشان کرنا اور ان کو ہندوستان سے بے دخل کرنا ہے۔ ہمیں اللہ کی ذات سے مکمل یقین ہے کہ ان شاء اللہ بی جے پی کا یہ خواب کبھی پورا نہیں ہوگا۔ ﴿وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ﴾ (سورۃ الانفال: ۳۰) اور جب کافر تیرے متعلق تدبیریں سوچ رہے تھے کہ تمہیں قید کردیں یا تمہیں قتل کردیں یا تمہیں دیس بدر کردیں، وہ اپنی تدبیریں کررہے تھے اور اللہ اپنی تدبیر کررہا تھا، اور اللہ بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔

لیکن اس کے باوجود ”وَ اَعِدُّوْا لَھُمْ مَاسْتَطَعْتُم“ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے ہمیں اپنے طور پر پوری طرح سے تیار رہنا ہے اور ان سبھی کاغذات اور دستاویزات کو تیار رکھنا ہے جس کی بنیاد پر ہم اپنی شہریت ثابت کرسکیں اور این آرسی کے رجسٹر میں اپنا نام شامل کرواسکیں۔ اس تمہید کے بعد ذیل میں این آرسی اور سٹیزن شپ امینڈ منٹ بل کا مختصر تعارف کراتے ہوئے این آرسی میں شامل ہونے کے لیے تیاری کیسے کرنی ہے اس کی وضاحت کی جارہی ہے۔

این آر سی کیا ہے ؟

این آرسی (NRC) یعنی قومی شہریت رجسٹر (National Register of Citizen) ایک ایسا رجسٹر ہے جو حکومت ہند کی طرف سے تیار کردہ ہے، جس میں شہریوں کے نام اور ان کی شہریت سے متعلق دستاویزات محفوظ کیے گئے ہیں، اصل میں یہ رجسٹر آسام کے لیے تیار ہوا تھا، لیکن جیسا کہ اوپر امت شاہ کے بیان اور انٹرویو سے واضح ہے کہ حکومت اس کو پورے ملک میں نافذ کرنا چاہتی ہے۔ سب سے پہلا این آرسی ہندوستان میں ۱۹۵۱ء کی مردم شماری کے بعد بنایا گیا تھا، اور اس کے بعد سے اب تک اس کو اپڈیٹ نہیں کیا گیا ہے۔ شمال مشرقی ہندوستانی ریاست آسام ہندوستان کی پہلی ایسی ریاست ہے جہاں ۱۹۵۱ء کے بعد این آرسی کی تجدید کا کام ہوا ہے اور اس کی پہلی لسٹ جولائی ۲۰۱۸ء میں شائع کی گئی تھی، جس میں وہاں کی ساڑھے تین کروڑ آبادی میں سے تقریبا چالیس لاکھ لوگ این آرسی سے باہر رہ گئے تھے، اس کے بعد سپریم کورٹ کی نگرانی میں اس لسٹ پر نظر ثانی کا کام شروع ہوا اور ۳۱/ اگست ۲۰۱۹ء کو اس کی فائنل لسٹ جاری کی گئی ہے، جس میں تقریبا انیس لاکھ لوگ این آرسی میں شامل نہیں ہو پائے ہیں، اس میں سے بارہ لاکھ سے زائد ہندو ہیں۔ اتنی بڑی تعداد میں ہندوؤں کے این آرسی سے باہر رہنے سے بی جے پی، آر ایس ایس اور اس کے نظریات کی حامی جماعتیں بوکھلا گئی ہیں اور اسی کو بنیاد بنا کر بی جے پی نے این آرسی کو ہندو مسلمان کا مسئلہ بنا دیا ہے، اور امت شاہ سٹیزن شپ بل کے نام پر ہندو ووٹوں کے پولرائزیشن کا کام کررہے ہیں۔

آسام این آر سی کا پس منظر ؟

سوال یہ ہے کہ آسام میں این آرسی کیوں ہوا؟ اور کیا آسام کا معاملہ دیگر ہندوستانی ریاستوں سے الگ ہے، ان دو سوالوں کا جواب دینے کے لیے ہمیں آسام کی تاریخ پر تھوڑی نظر ڈالنی پڑے گی۔ ۱۸۲۶ء میں انگریزوں نے آسام پر قبضہ کیا، اور پھر اس کی اقتصادی ترقی کی غرض سے مختلف ریاستوں سے اہل علم اور اصحاب فن کو آسام بلا کر یہاں کے مختلف محکمات میں ملازمت دی، ان میں زیادہ تر تعداد بنگالیوں کی تھی، عام طور پر بنگال کے مغربی علاقہ (جواب ہندستان میں ہے) کے لوگ تعلیم یافتہ اور انگریزی جاننے والے تھے، کچھ لوگ بہار (موجودہ بہار، اڈیشہ و جھارکھنڈ) سے بھی وہاں گئے، ان میں سے اکثر لوگ آسامیوں کے ساتھ خلط ملط ہوگئے اور آسامیوں نے انہیں قبول کرلیا، لیکن اچھی خاصی تعداد مشرقی بنگال (جواب بنگلہ دیش ہے) کے غریب، انپڑھ مزدوروں کی بھی تھی، جنہیں انگریزوں نے وہاں کھیتی باڑی اور مزدوری کے کاموں کے لیے بسایا تھا، آسامیوں کے ساتھ خلط ملط نہیں ہو پائے اور اپنی بنگالی شناخت پر باقی رہے، انکی زبان بھی بنگالی ہی رہی، آسامیوں نے بھی انہیں قبول نہیں کیا اور ہمیشہ باہری اور غیر ہی سمجھتے رہے۔ پھر ہندوستان کی آزادی کے بعد جب مشرقی بنگال مشرقی پاکستان ہوگیا، اس وقت بھی ایک بڑی تعداد (جن میں سے اکثریت ہندو بنگالیوں کی تھی) ہجرت کر کے آسام کے علاقہ میں آئی، اس کے بعد ۱۹۷۱ء میں جب پاکستان کا بٹوارہ ہوگیا اور مشرقی پاکستان بنگلہ دیش بن گیا، اس وقت بھی مہاجرین بنگلہ دیش سے آسام کے علاقوں میں آئے۔ لیکن آسام کے باشندوں کا لسانی بنیاد پر ان باہر سے آئے ہوئے بنگالیوں (جن میں مغربی بنگال اور مشرقی بنگال یعنی بنگلہ دیش دونوں) کے ساتھ اختلاف برقرار رہا اور انکی طرف سے برابر یہ الزام لگایا جاتا رہا کہ آسام کے وسائل پر یہ باہر کے لوگ قبضہ جمائے ہوئے ہیں، آسام کی کئی تنظیمیں ہمیشہ سرکار سے یہ مطالبہ کرتی رہی ہیں کہ این آرسی تیار کیا جائے اور ان غیر آسامیوں کو آسام سے نکالا جائے، شروع میں یہ اختلاف محض لسانی بنیاد پر قائم تھا، لیکن جیسے جیسے ہندوستان میں فرقہ پرست طاقتوں کا غلبہ ہوتا گیا یہ لسانی اختلاف بدل کر مذہبی اختلاف میں تبدیل ہوتا چلا گیا۔ ۱۹۷۸ء میں جب چھتیس مسلمان ایم ایل اے جیت کر اسمبلی میں آئے تو فرقہ پرستوں کی تلملاہٹ اور زیادہ بڑھ گئی، ۱۹۷۹ء میں آل آسام اسٹوڈنٹ یونین (AASU) نے غیر آسامیوں کو آسام سے نکالنے کے لیے زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا، یہ احتجاجی مظاہرہ رفتہ رفتہ پرتشدد ہوتا گیا یہاں تک کے ۱۹۸۳ء میں بڑے پیمانے پر آسام میں قتل عام ہوا۔ چھ سال تک مسلسل احتجاج کے بعد ۱۵/ اگست ۱۹۸۵ء میں حکومت ہند اور آسو و دیگر آسامی تنظیموں کے درمیان نئی دہلی میں معاہدہ ہوا جس کو آسام اکورڈ (ASSAM ACCORD) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس معاہدہ میں آل آسام اسٹوڈنٹ یونین کے صدر پرفل کمار مہنتا، اور جنرل سکریٹری بھرگو کمار پھوکن، آل آسام جن سنگرام پریشد کے جنرل سکریٹری برج شرما مظاہرین کے نمائندوں کی حیثیت سے شریک ہوئے جبکہ حکومت ہند کی طرف سے وزیر اعظم راجیو گاندھی کے علاوہ ہوم سکریٹری گورنمنٹ آف انڈیا آر ڈی پردھان اور چیف سکریٹری گورنمنٹ آف آسام پی پی تریویدی شامل تھے۔ اس آسام اکورڈ کے مطابق یکم جنوری ۱۹۶۶ء کو بنیاد بنایا گیا اور طے ہوا کہ:

(ا) وہ تمام لوگ جو یکم جنوری ۱۹۶۶ء سے پہلے آسام میں آگئے بشمول ان لوگوں کے جن کا نام ۱۹۶۷ء کی ووٹر لسٹ میں شامل ہے وہ بدستور آسام کے شہری سمجھے جائیں گے۔ (۲) وہ غیر ملکی جو یکم جنوری ۱۹۶۶ء کے بعد سے ۲۴/ مارچ ۱۹۷۱ء (کی نصف شب) تک آسام میں آئے ہیں ان کو فارنرز ایکٹ ۱۹۴۶ء اور فارنرز (ٹریبونل) آرڈر ۱۹۶۴ء کے ضابطوں کے مطابق غیر ملکی کے طور پر نشان زد کیا جائے گا۔ (۳) ایسے نشان زد غیر ملکیوں کا نام ووٹر لسٹ سے فوری طور پر ڈیلیٹ کر دیا جائے گا اور انہیں اپنا نام اپنے اپنے ضلعوں کے رجسٹریشن آفس میں فارنرز ایکٹ ۱۹۳۹ء اور فارنرز رولز ۱۹۳۹ء کے مطابق رجسٹرڈ کرانا ہوگا۔ (۴) جب غیر ملکی کے طور پر نشان زد ہونے کی تاریخ سے دس سال گذر جائیں گے تو پھر ان کا نام دوبارہ ووٹر لسٹ میں شامل کر دیا جائے گا۔ (۵) وہ تمام لوگ جو آسام سے پہلے نکالے جاچکے ہیں اگر وہ دوبارہ غیر قانونی طور پر آسام میں داخل ہوئے تو انہیں دوبارہ آسام سے نکال دیا جائے گا۔ (۷) وہ تمام غیر ملکی جو ۲۵/ مارچ ۱۹۷۱ء کو یا اس کے بعد آسام میں آئے ہیں، ان کو غیر ملکی شمار کیا جائے گا، ان کا نام ووٹر لسٹ سے ڈیلیٹ کیا جائے گا اور انہیں آسام سے قانونی طور پر نکال دیا جائے گا۔ ان غیر ملکیوں کو نکالنے کے لیے فوری اور عملی قدم اٹھانا ہوگا۔

یہ آسام اکورڈ آسام میں نافذ ہے، اس پر عمل ہو رہا ہے اور اس کے مطابق ۳۱/ مارچ ۲۰۱۶ء تک ۳۳۱۸۶/ افراد کو غیر ملکی قرار دیا گیا ہے۔ اسی آسام اکورڈ کے مطابق ۱۹۸۵ء میں سٹیزن شپ ایکٹ ۱۹۵۵ء میں ترمیم ہوئی اور اس میں سیکشن 6A کا اضافہ کیا گیا۔ سیکشن 6A آسام اکورڈ کے تحت آنے والے افراد کی شہریت کے سلسلہ میں ایک خصوصی پروویزن ہے، جس کا تعلق دیگر ریاستوں سے نہیں ہے۔ آسام میں ۲۵/ مارچ ۱۹۷۱ء کو کٹ آف ڈیٹ اس لیے بنایا گیا کیوں کہ ۲۶/ مارچ ۱۹۷۱ء بنگلہ دیش کے قیام کی تاریخ ہے اور آسام تحریک کے علم برداروں کا الزام تھا کہ بنگلہ دیش کے قیام کے بعد ایک بہت بڑی تعداد غیر قانونی طریقہ سے بنگلہ دیش سے آسام آگئی ہے۔ اسی لیے ۲۵/ مارچ ۱۹۷۱ء کی تاریخ مقرر کی گئی کہ اس سے پہلے آنے والوں کے لیے دوسرا ضابطہ ہوگا اور اس کے بعد آنے والوں کو سیدھے طریقہ سے بنگلہ دیشی سمجھ لیا جائے گا۔ جب کہ دیگر ریاستوں میں ایسی کوئی بات نہیں ہے، اس لیے وہاں سیکشن 6A لاگو نہیں ہوگا، بلکہ وہاں کا معاملہ آئین ہند میں شہریت کے تعلق سے دی گئی دفعات اور سٹیزن شپ ایکٹ ۱۹۵۵ء کے مطابق عمل ہوگا۔

آئین ہند اور سٹیزن شپ ایکٹ ۱۹۵۵ء میں شہریت کا عمومی ضابطہ کیا ہے ؟

آئین کی دفعہ ۵/ کے مطابق آئین کے نفاذ کی تاریخ سے شہریت کا ضابطہ بیان کیا گیا ہے، آئین کے الفاظ ہیں: ”اس آئین کی تاریخ نفاذ پر ہر وہ شخص بھارت کا شہری ہوگا، جس کی بھارت کے علاقہ میں مستقل جائے سکونت ہو اور (الف) جو بھارت کے علاقہ میں پیدا ہوا تھا۔ (ب) جس کے والدین میں سے کوئی ایک بھارت کے علاقہ میں پیدا ہوا تھا۔ (ج) اس تاریخ نفاذ کے عین قبل کم سے کم پانچ سال تک بھارت کے علاقہ کا معمولاً باشندہ رہا ہو۔ چونکہ آزادی کے ساتھ ہی تقسیم ملک اور ترک وطن کے واقعات پیش آئے تو **آئین کی دفعہ ۶/** میں یہ ضابطہ بیان کیا گیا کہ ”جو کوئی بھی ۱۹/ جولائی ۱۹۴۸ء سے پہلے ہندستان ترک وطن کر کے آیا ہو وہ خود بخود ہندوستان کا شہری ہوگا، اگر وہ یا اس کے والدین میں سے کوئی ایک یا اس کے والدین کے والدین میں سے کوئی ایک بھارت میں پیدا ہوا تھا۔ لیکن وہ لوگ جو اس تاریخ کے بعد ہندوستان میں داخل ہوئے ان کو اپنا رجسٹریشن کرانے کی ضرورت پڑے گی۔ **آئین کی دفعہ ۷:** کے مطابق اگر کوئی شخص یکم مارچ ۱۹۴۷ء کے بعد ترک وطن کر کے ہندوستان کے علاقہ سے اس علاقہ میں چلا گیا جو اب پاکستان ہے لیکن اس کے بعد دوبارہ سیٹلمنٹ کی اجازت حاصل کر کے واپس آگیا تو اس کو بھی ہندوستانی شہریت حاصل ہوگی۔ **آئین کی دفعہ ۸/** میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ ہندوستان کا رہنے والا کوئی بھی شخص جو ہندستان کے باہر رہائش پذیر ہو جو خود یا اس کے والدین میں سے کوئی ایک یا اس کے والدین کے والدین میں سے کوئی ایک ہندوستان میں پیدا ہوا ہو وہ بھی اپنے آپ کو ہندوستانی سفارت/ قونصل کے واسطے سے ہندوستانی شہری کی حیثیت سے رجسٹر کرا سکتا ہے۔ (بقیہ صفحہ ۱۰/ پر)

اخبارِ جہاں

سید محمد عادل فریدی

ایتھوپیا کے وزیراعظم ابی احمد علی کو نوبل امن انعام دینے کا فیصلہ

ایتھوپیا کے وزیراعظم ابی احمد علی کو پڑوسی ملک اریٹیریا کے ساتھ سرحدی تنازعہ کو حل کرنے کی ان کی کوششوں کے لئے سال ۲۰۱۹ء کا نوبل امن ایوارڈ دیا جائے گا۔نوبل ایوارڈ کمیٹی کی ریلیز میں بتایا گیا ہے کہ مسٹرابی احمد علی کو بین الاقوامی امن کے لئے کئے گئے ان کی کوششوں اور پڑوسی ملک اریٹیریا کے ساتھ سرحدی تنازعہ حل کرنے کی ان کی کوششوں کے لئے یہ ایوارڈ دیا جائے گا۔(یواین آئی)

بحراحمر میں ایران کے تیل ٹینکر میں دو دھماکے ہوئے

ایرانی سرکاری خبررساں ایجنسی ارنا کی رپورٹ کے مطابق سعودی عرب کے جدہ بندرگاہ سے ۶۰/میل دور بحراحمر میں جمعہ کو ایرانی تیل ٹینکر میں دو مختلف دھماکے ہوئے۔رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ دھماکہ ممکنہ طور سے میزائل حملے کی وجہ سے ہوا اور جہاز کو کافی نقصان پہنچا اور جس سے سمندر میں تیل پھیل رہا ہے۔(یواین آئی)

افریقہ کے ساتھ مضبوط تعلقات ہندوستان کی ترجیحات میں: نائیڈو

نائب صدر جمہوریہ ہند ایم وینکیا نائیڈو نے افریقی ممالک کے ساتھ مضبوط تعلقات کو ہندوستان کی ترجیح قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ہندستان افریقہ کے ساتھ اپنے گہرے تاریخی رشتوں کو مضبوط کرنے کے لئے عہد بند ہے۔ کوموروس اور سیرالیون کے پانچ روزہ دورے کے پہلے مرحلے میں گزشتہ دیر رات کوموروس کے دارالحکومت مورونی پہنچے۔کوموروس کے صدر عزالی عثمانی نے مسٹر نائیڈو کا خیر مقدم کیا اور انہیں گارڈ آف آنر پیش کیا۔اس موقع پر مسٹر نائیڈو نے کہا کہ افریقہ براعظم پر ہندوستان خصوصی توجہ دیتا ہے۔گزشتہ پانچ برسوں کے دوران صدر، نائب صدر اور وزیراعظم کی سطح پر افریقی ممالک کی ۳۲/دورے کئے گئے ہیں۔ ہندستان نے افریقی ممالک میں ۱۸/نئے سفارت خانہ کھولنے کا فیصلہ کیا ہے۔ بعد میں مسٹر نائیڈو نے کوموروس میں مقیم ہندوستانیوں سے خطاب کیا اور حالیہ نئے ہندوستان کی تعمیر وترقی میں شامل ہونے کو کہا۔نائب صدر کے ساتھ گئے ایک اعلی سطحی وفد میں مرکزی وزیر مملکت سنجیو بالیان، راجیہ سبھا رکن پارلیمنٹ رام وچارنیتام اور حکومت کے اعلی افسر بھی ہیں۔سرکاری ذرائع کے مطابق مسٹر نائیڈو ۱۰/۱ سے ۱۲/۱ اکتوبر تک کوموروس اور ۱۲/ سے ۱۴/۱ اکتوبر تک سیرالیون کے دورے پر رہیں گے۔(یواین آئی)

امریکہ نے ترکی کو سنگین نتائج بھگتنے کا انتباہ دیا

امریکہ نے ترکی کی جانب سے شمالی شام میں چلائی جارہی فوجی مہم میں عام شہریوں کے مارے جانے کے سلسلے میں اسے سنگین نتائج بھگتنے کی دھمکی دی ہے۔امریکہ نے کہا ہے کہ اگر ترکی شمالی شام میں فوجی آپریشن کے دوران عام شہریوں اور دہشت گرد تنظیم داعش کے خلاف لڑنے والوں کو بچانے میں ناکام رہتا ہے تو اسے سنگین نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔اقوام متحدہ میں امریکہ کی مستقل مندوب کیلی کرافٹ نے جمعرات کو صحافیوں سے یہ بات کہی۔(یواین آئی)

شام میں ترک فوج کی کارروائی میں درجنوں کرد جنگجو ہلاک

شام میں ترک فوج کے آپریشن میں درجنوں کرد جنگجو مارے گئے جب کہ جھڑپ کے دوران ترکی نے بھی اپنے ایک اہلکار کی ہلاکت کی تصدیق کی ہے۔ واضح ہو کہ سرحد سے ملحق قصبے راس العین میں فضائی کارروائی کی گئی ہے۔دوسری جانب شام کا کہنا ہے کہ وہ ترکی کی کسی بھی جارحیت کا قانونی طریقے سے جواب دینے کے لیے تیار ہے، دریں اثناء ایران نے شام میں ترکی کے ممکنہ فوجی آپریشن کی مخالفت کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ ترکی شام کی علاقائی سالمیت اور خودمختاری کا احترام کرے۔(نیوز ایکسپریس پی کے)

جوہری ہتھیاروں کی تیاری اور استعمال اسلام میں منع ہے، خامنہ ای

ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای نے کہا ہے کہ اسلام میں ہلاکت خیز جوہری ہتھیاروں کی تیاری اور ان کا استعمال حرام ہے، کیوں کہ ایسے ہتھیاروں سے بڑے پیمانے پر معصوم لوگوں کی ہلاکتیں ہوتی ہیں اور جس کے اثرات نسلوں تک جاری رہتے ہیں۔بین الاقوامی خبررساں ادارے کے مطابق ایران کے سپریم لیڈر اور روحانی پیشوا آیت اللہ خامنہ ای نے کہا ہے کہ ایران نے کبھی بھی جوہری ہتھیار بنانے یا اس کے استعمال کی خواہش ظاہر نہیں کی، جوہری ہتھیاروں کی تیاری اور استعمال اسلام میں منع ہے۔(نیوز ایکسپریس پی کے)

سعودی عرب کے ساحل کے قریب ایرانی آئل ٹینکر میں دھماکہ

سعودی عرب کی سمندری حدود کے قریب ایرانی ٹینکر میں دھماکے کا واقعہ ایسے حالات میں پیش آیا ہے جب دونوں ممالک کے تعلقات کشیدہ ہیں، ایرانی ذرائع ابلاغ کے مطابق سعودی عرب کے ساحل کے نزدیک ایران کے تیل بردار بحری جہاز میں دھماکے کے بعد آگ لگ گئی ہے۔ایران کی قومی تیل کمپنی این او آئی سی کا یہ ٹینکر اطلاعات کے مطابق جدہ کی بندرگاہ سے ۶۰/میل کے فاصلے پر موجود تھا جب یہ واقعہ پیش آیا۔این او آئی سی کا دعویٰ ہے کہ ٹینکر پر میزائل سے حملہ کیا گیا تاہم ادارے کی جانب سے اس سلسلے میں کوئی ثبوت فراہم نہیں کیے گئے۔(بی بی سی لندن)

نظر نہ آنے والی روشنائی سے مضمون لکھنے پر ''جاپانی ننجا'' کو اے گریڈ

ننجا (جاپانی شمشیرزن) کی تاریخ پڑھنے والی جاپانی لڑکی کو مضمون میں کورا کاغذ تھمانے پر اس وقت پورے نمبر دیے گئے جب ان کے پروفیسر کو پتہ چلا کہ انھوں نے اپنا مضمون نظر نہ آنے والی روشنائی سے لکھا ہے۔طالبہ ایمی ہاگا نے یہ کارنامہ ایک ننجا تکنیک ''ابورداشی'' کے ذریعے انجام دیا جس میں انھوں نے مٹر کے دانوں کو کئی گھنٹے بھگو کر اور پھر انھیں پیس کر یہ روشنائی تیار کی۔تاہم جب ان کے پروفیسر نے اس کاغذ کو چولہے کی مدد سے گرم کیا تو الفاظ نمودار ہونا شروع ہو گئے۔ہاگا نے میڈیا کو بتایا کہ ''یہ ایک ایسی تکنیک ہے جو میں نے بچپن میں ایک کتاب سے سیکھی تھی، میں امید کر رہی تھی کہ کوئی اور اس تکنیک کو استعمال نہ کرے۔''(بی بی سی لندن)

بزنس روزگار وکیریئر

ووٹرز بیداری مہم میں امارت شرعیہ مسلسل سرگرم عمل

الیکشن کمیشن آف انڈیا کے ذریعہ چلائے جارہے ووٹر ویری فکیشن پروگرام کی مدت ختم ہونے میں اب چند ہی روز بچے ہیں، اس لیے جن لوگوں کے ویری فکیشن یا کریکشن کا کام اب تک نہیں ہو پایا ہے، ان کے اندر کافی بے چینی ہے۔مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب امیر شریعت بہار اڈیشہ وجھارکھنڈ کی ہدایت پر اور قائم مقام ناظم امارت شرعیہ مولانا محمد شبلی القاسمی صاحب کی قیادت میں امارت شرعیہ کی ایک ٹیم مسلسل لوگوں کی رہنمائی اور ترغیب میں سرگرم عمل ہے۔تینوں ریاستوں کے سبھی ذیلی دفاتر اور دار القضاء کے ذریعہ بھی لوگوں میں منظم طور پر بیداری پیدا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، مرکزی دفتر میں شعبہ تنظیم کے ذمہ داران و کارکنان شب وروز علاقوں کے نقباء، نائبین نقباء، بلاک واضلاع کے امارت شرعیہ کے صدر اور سکریٹری سے رابطہ میں ہیں۔اب تک اس عنوان سے بیداری لانے کے لیے ہزاروں نقباء ونائبین نقباء، ذمہ داران، سماجی کارکنان اور دانشوروں سے رابطہ کیا گیا ہے اور یہ عمل تا ہنوز جاری ہے۔علماء مدارس، ائمہ مساجد اور پڑھے لکھے نوجوانوں سے بھی بات کی گئی ہے اور ان سے اس مہم میں کام لیا جارہا ہے۔پچاس ہزار سے زائد پمفلٹ شائع کر کے تقسیم کیا گیا، اخباروں میں مسلسل نیوز اور اشتہار کے ذریعہ لوگوں کو باخبر کیا جارہا ہے، سوشل میڈیا کے ذریعہ بھی اس مہم کو گھر گھر پہونچایا گیا، آن لائن ویری فکیشن اور کریکشن (تصحیح) کا طریقہ تحریری طور پر آسان الفاظ میں لکھ کر کام کرنے والوں کو سوشل میڈیا کے ذریعہ دستیاب کرایا گیا تاکہ ان کو کام کرنے میں سہولت ہو۔مقامی لوگوں کی سہولت کے لیے مرکزی دفتر میں آن لائن ویری فکیشن کی خدمات فراہم کی جارہی ہیں۔ذیلی دار القضاء امارت شرعیہ کے جملہ قضاۃ کرام، ارکان شوریٰ، عاملہ، ٹرسٹ کے ممبران، ارباب حل وعقد، اصحاب فکر ونظر اور ملی وسماجی کارکنان کو اس تحریک کی کمان سونپی گئی ہے اور انہیں اپنے اپنے ضلع میں شہر سے لے کر دیہاتوں تک کی ذمہ داری دی گئی ہے، اور الحمدللہ قضاۃ حضرات پوری لگن کے ساتھ اس کام کو کر رہے ہیں، اکثر قضاۃ کی طرف سے میٹنگیں بلا کر لوگوں کو متوجہ کیا گیا ہے، اخباروں اور سوشل میڈیا پر رپورٹیں بھی آرہی ہیں۔اس کے علاوہ امارت شرعیہ کے ارباب حل وعقد، ارکان ومندوبین مجلس شوریٰ وعاملہ سے بھی رابطہ کیا جارہا ہے۔یہ سبھی حضرات اپنے اپنے علاقوں میں بی ایل او (BLO) اور باخبر نوجوانوں کے ذریعہ اس تحریک کو عملی شکل دے رہے ہیں۔ساتھ ہی مختلف ذرائع سے عوام وخواص سے بار بار اپیل کی جارہی ہے کہ مدت ختم ہونے میں چند ہی روز بچے ہیں اس لیے جلدی اس کام کو مکمل کرائیں۔اس مہم کے دوران لوگوں کی جانب سے مختلف قسم کی دشواریاں اور سوالات ابھر کر سامنے آئے ہیں، اکثر وبیشتر پوچھے جانے والے سوالات اور دستاویزات کی تصحیح کے دوران پیش آنے والی عمومی دشواریوں کو بھی یکجا کر کے مختلف تنظیموں کے ذمہ داروں اور فعال وسرگرم افراد کے حوالہ کیا گیا ہے کہ وہ مصدقہ ذرائع سے ان دشواریوں کا حل اور سوالوں کے تشفی بخش جواب حاصل کریں تاکہ اس سلسلہ میں لوگوں کی تسلی بخش اور مکمل رہنمائی کی جاسکے۔ان سب سرگرمیوں کے باوجود امارت شرعیہ کا احساس ہے کہ ۱۵/۱ اکتوبر تک کا وقت ناکافی ہے، اس کے لیے حضرت امیر شریعت دامت برکاتہم نے باضابطہ چیف الیکشن کمیشن آف انڈیا اور چیف الیکٹورل آفیسر بہار کو خط لکھ کر مدت میں توسیع کا مطالبہ کیا اور بعض تکنیکی دشواریوں کا ذکر کر کے انہیں دور کرنے کی مانگ کی۔امارت شرعیہ کا ایک وفد چیف الیکٹورل آفیسر سے بھی قائم مقام ناظم امارت شرعیہ کی قیادت میں ملا اور انہیں مطالبات پر مشتمل میمورنڈم سونپا جس میں خاص طور پر ویب سائٹ میں ہو رہی تکنیکی خامیوں کو دور کرنے، مدت میں کم از کم تین مہینے کی توسیع کرنے اور بی ایل او کو کاموں کی رفتار بڑھانے کے تعلق سے ہدایت جاری کرنے کی مانگ کی۔ذیلی دفاتر سے بھی الیکشن کمیشن کو خطوط لکھے جارہے ہیں اور توسیع کا مطالبہ کیا جارہا ہے، کئی ذیلی دفاتر کے قضاۃ نے ڈی ایم اور مقامی افسران سے مل کر ان کے واسطے سے مدت میں توسیع کا مطالبہ کیا ہے۔امارت شرعیہ کی ترغیب پر دوسری تنظیموں، اداروں اور فعال رضا کاروں نے بھی الیکشن کمیشن سے مدت میں توسیع کا مطالبہ کیا ہے۔ لیکن تمام لوگوں سے اپیل کی جاتی ہے کہ مدت میں توسیع کا انتظار نہ کریں اور ترجیحی بنیاد پر ۱۵/۱ اکتوبر سے پہلے پہلے اپنے ووٹر آئی کارڈ کی تصحیح اور ویری فکیشن کا کام کروالیں۔اگر اس سلسلہ میں کوئی دشواری ہو تو اپنے بی ایل او یا علاقہ کے نقیب یا نائب نقیب یا امارت شرعیہ کے علاقائی قاضی سے رابطہ کریں۔اور اگر اس کے باوجود کوئی دشواری ہو تو امارت شرعیہ سے رابطہ کریں ان شاءاللہ آپ کی پوری رہنمائی کی جائے گی۔

اعلیٰ مقابلہ جاتی امتحانات کی تیاری کے لیے رحمانی تھرٹی کا انٹرنس ٹیسٹ یکم دسمبر کو

ملک بھر کے تین سو سے زیادہ مراکز پر منعقد ہوگا، آن لائن فارم بھرنے کی آخری تاریخ ۱۵/نومبر ہے

رحمانی پروگرام آف ایکسلنس (رحمانی تھرٹی) نے نئے سیشن (۲۰۲۰-۲۰۲۲) کے لئے اعلامیہ جاری کردیا ہے۔مقابلہ جاتی امتحانات کی تیاری کے لیے رحمانی تھرٹی کا انٹرنس ٹیسٹ امسال یکم دسمبر ۲۰۱۹ء کو بہار، بنگال، جھارکنڈ، یوپی، دہلی، راجستھان، گجرات، مدھیہ پردیش، ممبئی، مہاراشٹر، کرناٹکا، حیدرآباد اور گوا سمیت ملک بھر کے تین سو سے زائد مقامات پر منعقد ہوگا، اس انٹرنس ٹیسٹ میں مسلم اقلیت کے طلبہ وطالبات حصہ لے سکیں گے، جس کے لیے انھیں آن لائن فارم بھرنا ہوگا۔تفصیلات کے لیے ویب سائٹ www.rahmanimission.org پر طلبہ وطالبات کو لاگ اِن کرنا چاہیے۔ واضح رہے کہ پچھلے سال رحمانی تھرٹی کے انجینئرنگ کے ۹۳/فیصد طلبہ وطالبات جے ای مینس میں کامیاب ہوئے تھے جبکہ ۴۳/طلبہ آئی آئی ٹی ایڈوانسڈ میں کامیاب ہوئے۔میڈیکل کے امتحان میں میں سو فیصد طلبہ کامیاب رہے اور ان میں سے ۸۰/فیصد طلبہ ۹۰/پرسنٹائل سے اوپر رہے، آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنس اور جواہر لال نہرو انسٹی ٹیوٹ آف پوسٹ گریجویٹ میڈیکل اینڈ ریسرچ جیسے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں رحمانی تھرٹی کے طلبہ کامیاب رہے۔اس سال کامرس کے ۸۰/فیصد طلبہ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس کے سی پی ٹی کے امتحان میں کامیاب رہے جبکہ کہ سو فیصد طلبہ نے نیشنل اسٹاک ایکسچینج کے فاؤنڈیشن کے امتحان میں کامیابی حاصل کی، ان کامیابیوں کا اجمالی جائزہ rahmanimission.org پر موجود ہے۔رحمانی تھرٹی کا قیام ۲۰۰۸ء میں مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی صاحب رحمانی نے جناب ابھیانند جی (سابق ڈی جی پی بہار) کی اکیڈمک نگرانی میں کیا تھا۔جس کا مقصد مسلم سماج کے طلبہ وطالبات کو قومی مقابلہ جاتی امتحانات کی تیاری کرانا اور اعلی اداروں میں پہنچانا تھا۔الحمدللہ رحمانی تھرٹی کے بینر تلے مسلم طلبہ وطالبات نے انجینئرنگ، میڈیکل اور اکاؤنٹ کے میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔

طب و سائنس

نیند کے مسائل اور ان کا حل

فرخ سلطان محمود

ذہنی اور جسمانی صحت کے لیے کتنی دیر سونا ضروری ہے؟ ہم اپنی جسمانی ضروریات کو زیادہ دیر تک نظرانداز نہیں کر سکتے ۔ نیند کا پورا کرنا ایک بنیادی ضرورت ہے۔ اگر اس کا خیال نہ رکھا جائے تو نتیجہ طبیعت کی خرابی اور امراض کی صورت میں نکل سکتا ہے۔

نیند کیوں ضروری ہے ؟

لاکھوں مریضوں کے مطالعے سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ نینداور عمر کا براہِ راست تعلق ہے۔ نیند جتنی کم ہوگی عمر بھی اتنی ہی کم ہوگی۔ لہٰذا اگر آپ زیادہ جینا اور صحت مند رہنا چاہتے ہیں تو نیند پوری کرنے کے لیے جو بن پڑے کریں۔ نیند خود کو صحت مند رکھنے کا ایسا نسخہ ہے جس پر کچھ خرچ نہیں آتا اور نہ ہی یہ کوئی کڑوی دوا ہے جسے پینے سے انسان ہچکچائے ۔ نیند کے لاتعداد فائدے ہیں۔ ذہن اور جسم کا کوئی ایسا حصہ نہیں جو کم نیند کی وجہ سے بری طرح متاثر نہ ہوتا ہو مگر نیند قدرتی ہونی چاہیے کیونکہ نیند کی گولی سے دوسرے امراض لاحق ہوسکتے ہیں۔

کم خوابی کے ذہن اور جسم پر اثرات

ترقی یافتہ ممالک میں موت کا سبب بننے والے تقریباً تمام امراض کا تعلق کسی نہ کسی طور پر نیند کی کمی سے ہے ۔ ان میں الزائمر یا بھولنے کی بیماری، کینسر، امراضِ قلب، موٹاپا، ذیابیطس، ڈپریشن، ذہنی پریشانی اور خودکشی کا رجحان شامل ہیں۔ تمام جسمانی اور ذہنی افعال کی ٹھیک طور پر انجام دہی کے لیے نیند ضروری ہے۔ کیونکہ ہمارے جسم اور دماغ میں ہونے والی ٹوٹ پھوٹ کی مرمت نیند کے دوران ہوتی ہے اور ہم تازہ دم ہو کر بیدار ہوتے ہیں۔ لیکن اگر نیند پوری نہ ہو تو مرمت بھی نامکمل رہتی ہے ۔ 50 سال پر مبنی سائنسی تحقیق کے بعد نیند کے ماہرین کہتے ہیں کہ سوال یہ نہیں کہ 'نیند کے فائدے کیا ہیں' بلکہ یہ ہے کہ ' کیا ایسی بھی کوئی چیز ہے جس کو نیند سے فائدہ نہیں پہنچتا'۔ اب تک کوئی ایسی چیز سامنے نہیں آئی جس کے لیے نیند کو مفید نہ پایا گیا ہو۔

کتنی دیر سونا کافی ہے ؟

مختصر جواب ہے سات سے نو گھنٹے ۔ سات گھنٹے سے کم نیند جسمانی اور ذہنی کارکردگی اور بیماریوں کے خلاف جسم کے مدافعتی نظام کو متاثر کرتی ہے ۔ 20 گھنٹے تک مسلسل جاگتے رہنے کا اثر انسان پر ویسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ کسی نشہ آور چیز لینے کا۔ نیند کی کمی کا ایک مسئلہ یہ ہے کہ آپ کو فوری طور پر اس کے برے اثرات کا علم نہیں ہوتا۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی نشہ میں دھت شخص خود کو بالکل ٹھیک ٹھاک سمجھتا ہے۔ مگر آپ جانتے ہے کہ وہ ٹھیک نہیں ہے۔

گھری نیند کیوں نھیں آتی؟

گذشتہ 100 برس کے دوران ترقی یافتہ ملکوں میں نیند میں واضح کمی دیکھنے میں آئی ہے ۔ اب لوگوں کو گہری نیند نہیں آتی جس کی وجہ سے وہ خواب بھی نہیں دیکھ پاتے ۔ حالانکہ خواب کا آنا ہماری تخلیقی صلاحیت اور ذہنی صحت کے لیے ضروری ہے۔ بالفاظِ دیگر گہری نیند ہمارے لیے جذباتی سطح پر ابتدائی طبی امداد فراہم کرتی ہے مگر کم نیند کی کئی وجوہات ہیں۔

اہمیت سے ناواقفیت

اگرچہ سائنسدانوں کو نیند کی اہمیت کا احساس ہے لیکن اب تک انھوں نے اس کے بارے میں عوام کو آگاہ کرنے کی کوشش نہیں کی ہے۔ زیادہ تر لوگوں کو اس کی اہمیت کا ادراک نہیں ہے اس لیے وہ اس کے بارے میں زیادہ سوچتے ہی نہیں۔

زندگی کی رفتار

عام طور پر ہم کام زیادہ کرتے ہیں اور پھر سفر میں بھی خاصا وقت صرف ہوجاتا ہے ۔ ہم صبح جلدی نکلتے ہیں اور شام کو دیر سے گھر آتے ہیں۔ پھر ہم اہلِ خانہ اور دوستوں کے ساتھ بھی وقت گزارنا چاہتے ہیں۔ کچھ دیر کے لیے ٹی وی بھی دیکھتے ہیں۔ ان سب کا نتیجہ نیند کی کمی کی صورت میں نکلتا ہے۔

پرسکون نیند کے لیے یہ غذائیں کھائیں

ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر یہ غذائیں شام یا رات سونے سے قبل استعمال کر لی جائیں تو آپ ایک اچھی اور بھرپور نیند سو سکتے ہیں۔

اخروٹ: اخروٹ میں موجود مائنو ایسڈ دماغ میں سیروٹنن اور میلاٹونن نامی مادہ پیدا کرتا ہے جو ہمارے دماغ کو پرسکون بنا کر بہترین نیند لانے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ نیند لانے والی بعض دواؤں میں مصنوعی طور پر میلاٹونن کی آمیزش کی جاتی ہے۔ لہٰذا ان دواؤں سے بہتر میلاٹونن کا قدرتی ذخیرہ ہے جو اخروٹ کی شکل میں باآسانی دستیاب اور صحت بخش ہے۔

بادام: بادام میں موجود میگنیشیئم دماغی تناؤ کو کم اور سر درد کا علاج کرتا ہے۔ یہ دراصل دماغ اور اعصاب کو پرسکون کرتا ہے۔ یہی نہیں روزانہ بادام کھانا دماغی کارکردگی اور استعداد میں بھی اضافہ کرتا ہے۔

شکر قندی: اگر آپ رات میں بہترین نیند سونا چاہتے ہیں تو شام میں شکر قندی کھائیں۔ یہ نہ صرف ذائقہ دار ہے بلکہ اس میں موجود کاربوہائیڈریٹس اور وٹامن بی 6 معدے کی تیزابیت کو ختم کرتے ہیں جس کی وجہ سے آپ سو نہیں پاتے۔

گرم دودھ: رات سونے سے قبل ایک گلاس نیم گرم دودھ پینے کے بعد آپ بستر پر لیٹتے ہی نیند کی آغوش میں چلے جائیں گے۔ نہ صرف دودھ بلکہ وہ تمام غذائیں جن میں کیلشیئم موجود ہو جیسے دہی یا پنیر وغیرہ نیند لانے میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔ البتہ ان کے استعمال سے قبل وقت اور موسم کو ضرور مدنظر رکھیں۔ صرف نیم گرم دودھ ہر موسم میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

کیلے: کیلے میں پوٹاشیئم اور میگنیشیئم وافر مقدار میں موجود ہوتے ہیں جو اعصاب اور پٹھوں کو آرام دہ اور ہلکا پھلکا کرتے ہیں جس کے بعد آپ ایک پرسکون نیند سوتے ہیں۔

ہفتۂ رفتہ

راشد العزیزی ندوی

حج 2020 کے لئے فارم بھرنے کا کام شروع

وزارت اقلیتی امور، حکومت ہند اور حج کمیٹی آف انڈیا کے اعلان کے مطابق فریضہ حج بیت اللہ 2020 کی ادائیگی کے لیے فارم بھرنے کا سلسلہ 10 اکتوبر 2019 سے شروع ہوگیا ہے اور آئندہ ماہ 10 نومبر 2019 تک جاری رہے گا۔ اس سال حج فارم پر کرنے کے عمل میں مزید سہولیت اور شفافیت لانے کے لیے صرف آن لائن فارم بھرے جا رہے ہیں۔ سفر حج پر جانے کے لئے بین الاقوامی پاسپورٹ کی ضرورت ہوتی ہے، اس کے بغیر حج کا سفر نہیں کیا جاسکتا، اس لئے حج پر جانے والے خواہشمند حضرات اپنے پاسپورٹ جلد از جلد حاصل کرلیں تاکہ انہیں کسی طرح کی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

بی جے پی کو آئین پر بھروسہ نہیں: اکھلیش یادو

اجودھیا میں متنازع حق ملکیت کے معاملے میں وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ کے بالواسطہ تبصرہ پر طنز کستے ہوئے سماجوادی پارٹی (ایس پی) کے سربراہ اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی کو آئین و قانون پر بھروسہ نہیں ہے مسٹر یادو نے پارٹی دفتر پر منعقد ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اجودھیا معاملے کی سماعت ابھی سپریم کورٹ میں جاری ہے۔ پھر ایک اخبار اور وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ کو کیسے پتہ چل گیا کہ اس معاملے میں فیصلہ کیا ہوگا۔ دراصل بی جے پی کو آئین اور قانون پر بھروسہ نہیں ہے جبکہ ان کی پارٹی اس معاملے میں ہر ہندوستانی شہری کی طرح عدالت کے فیصلے کا احترام کرے گی۔ بابائے قوم مہاتما گاندھی کی 150 ویں جینتی کے موقع پر 36 گھنٹوں تک چلے اسمبلی کے خصوصی اجلاس کا مذاق اڑاتے ہوئے انہوں نے کہا ''بی جے پی کا سب کام رات میں ہی کیوں ہوتا ہے۔ نوٹ بندی اور جی ایس ٹی جیسا عوام کو پریشان کرنے والے فیصلوں کا اعلان بھی رات میں ہی کیا گیا۔ رات میں اسمبلی کی کاروائی چلانے کا کوئی موقع نہیں تھا۔ 36 گھنٹوں کی طرح اسمبلی کا اجلاس سات دن بھی چلایا جاسکتا تھا۔ (یو این آئی)

یوگی حکومت جرائم روکنے میں ناکام: پرینکا

کانگریس کی جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی واڈرا نے الزام لگایا کہ اتر پردیش میں گزشتہ کئی دنوں سے مسلسل مجرمانہ واقعات ہورہے ہیں لیکن ریاستی حکومت لاچار نظر آرہی ہے اور وہ انہیں روکنے میں ناکام ثابت ہوگئی ہے۔ محترمہ واڈرا نے اس سلسلہ میں ٹوئٹ کرتے ہوئے کہا کہ ریاست میں مشرق سے مغرب تک مسلسل جرائم ہورہے ہیں۔ ریاستی حکومت ان جرائم کو روک نہیں پا رہی ہے اور اس سلسلہ میں جھوٹ بول رہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے جرائم سے متعلق خبروں کی کلپنگ بھی پوسٹ کی ہیں۔ انہوں نے لکھا 'اتر پردیش میں گزشتہ کئی دنوں میں جرائم پیشہ افراد نے ریاست کو جرائم کا اڈہ بنا دیا ہے۔ بنارس، سون بھدر، بجنور، نوئیڈا اور کانپور میں قتل ہوئے ہیں اور علی گڑھ میں اغوا کے بعد ایک بچے کو قتل کر دیا گیا۔ بی جے پی حکومت کی ناکامی صاف نظر آرہی ہے کہ حکومت جرائم پر جھوٹ بول سکتی ہے، انہیں روک نہیں سکتی۔ (یو این آئی)

تھوڑی سی چوک سے معیشت لڑکھڑا سکتی ہے: راجناتھ سنگھ

وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے کہا ہے کہ ہندوستان جیسی ابھرتی معیشت میں مالی امور میں بے حد احتیاط برتنے کی ضرورت ہے کیونکہ کسی بھی طرح سے 'ہمارے ہمسایہ کی طرح 'مالی اتھل پتھل کی صورتحال پیدا ہوسکتی ہے۔ انہوں نے کنٹرولر جنرل آف ڈیفنس اکاؤنٹ کے تقریب انعامات کے پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہمارا ہمسایہ (ملک) مالی بدانتظامی کی زندہ مثال ہے۔ مسٹر سنگھ نے کہا کہ پڑوس میں زیادہ سے زیادہ فوج کاری اور غلط پالیسی کی وجہ سے ایسی صورتحال بن گئی ہے جس میں کسی ملک کو ٹیرر فنڈنگ کے لیے عالمی ایجنسی کی جانب سے بلیک لسٹ کیا جاسکتا ہے اور اس کے وزیر اعظم کو عالمی پروگرام میں جانے کی غرض سے طیارے کے انتظام کے لیے جدوجہد کرنا پڑ سکتی ہے ۔ انہوں نے مالی استحکام، انرجی اور فوڈ سکیورٹی اور ماحولیاتی تحفظ کے پہلوؤں کی وجہ سے قومی سلامتی کے نظریے نے کثیر جہتی شکل اختیار کرلی ہے (تاثیر)

کوئی بھی کفایتی انٹرنیٹ کی پہنچ سے محروم نہ رہ جائے: امبانی

ریلائنس انڈسٹریز لمیٹیڈ کے چیئرمین اور مینیجنگ ڈائریکٹر مکیش امبانی نے کہا کہ جیو یہ یقینی بنائے گا کہ ہندوستان کا کوئی شہری کفایتی انٹرنیٹ کی پہنچ سے محروم نہ رہ جائے ۔ انہوں نے کہا کہ جیو دسہرا اور دیوالی تیوہار کے موسم میں تمام ہندوستانیوں کے لیے 699 روپے میں خصوصی قیمت پر جیوفون مہیا کروا رہا ہے جبکہ اس کی موجودہ قیمت 1500 روپے ہے۔ قابل ذکر ہے کہ جیوفون لانچ کیے جانے کے بعد سے تقریباً 7 کروڑ صارف جیو فون پلیٹ فارم پر شفٹ ہوچکے ہیں تاہم 2 جی نیٹ ورک پر استعمال کرنے والے 35 کروڑ ہندوستانی صارفین کے پاس ابھی بھی اسمارٹ فون نہیں ہے لہٰذا انھیں خراب کوالٹی والے 2 جی ڈیٹا کے لیے بھاری قیمت ادا کرنا ہوتی ہے۔ نتیجتاً وہ مفت وائس کالنگ اور بہتر انٹرنیٹ سروس سے محروم رہتے ہیں۔

بقیہ این آر سی اور سٹیزن شپ امینڈ منٹ بل..............................

اس کے بعد ۱۹۵۵ء میں سٹیزن شپ ایکٹ بنایا گیا۔ جس میں ۱۹۸۶ءاور ۲۰۰۳ء میں ترمیم کی گئی؛ ۱۹۸۶ء میں سٹیزن شپ ایکٹ کے سیکشن ۔۳ میں ترمیم کی گئی اوراس کی وسعت کو کم کیا گیا، چنانچہ اس میں اس شرط کا اضافہ کیا گیا کہ جولوگ ہندوستان میں ۲۶/جنوری ۱۹۵۰ء کے بعداور یکم جولائی ۱۹۸۷ء سے پہلے پیدا ہوئے ہوں وہ ہندوستان کے شہری ہوں گے۔اور جولوگ یکم جولائی ۱۹۸۷ء کے بعداور ۳/دسمبر ۲۰۰۴ء سے پہلے پیدا ہوئے ہیں اگران کی خود کی پیدائش کے علاوہ ان کے والدین میں سے کوئی ایک ان کی پیدائش کے وقت ہندوستانی شہری ہوں گے تبھی وہ ہندوستانی شہریت حاصل کرنے کے حقدار ہوں گے۔ ۲۰۰۳ء کی ترمیم کے مطابق جولوگ ۳/دسمبر ۲۰۰۴ء کے بعد پیدا ہوئے ہیں وہ صرف اسی صورت میں ہندوستانی شہری ہو سکتے ہیں جب کہ ان کے ماں اور باپ دونوں ہندوستان کے شہری ہوں یا ماں باپ میں سے کوئی ایک ہندوستان کا شہری ہو اور دوسرا غیر قانونی تارک وطن نہ ہو۔بہر حال سٹیزن شپ ایکٹ ۱۹۵۵ء (ترمیم شدہ) کے مطابق کسی بھی فرد کے ہندوستانی شہری ہونے کی دو صورتیں ہیں پہلی صورت ہے سٹیزن شپ بائی برتھ (پیدائش کے اعتبار سے شہریت) اور دوسری صورت ہے سٹیزن شپ بائی ڈیسینٹ (نسل کی بنیاد پر شہریت)

(۱) سٹیزن شپ بائی برتھ (پیدائش کی بنیاد پر شہریت)

جو شخص بھی ہندوستان میں پیدا ہوا (الف) ۲۶/جنوری ۱۹۵۰ء (جو کہ آئین ہند کے نفاذ کی تاریخ ہے) کو یا اس کے بعد یکم جولائی ۱۹۸۷ء سے پہلے وہ ہندوستانی شہری ہے۔(ب) جو شخص بھی یکم جولائی ۱۹۸۷ء کو یا اس کے بعد پیدا ہوا ہے سٹیزن شپ ایکٹ (ترمیمی) ۲۰۰۳ء کے نفاذ (۳/دسمبر ۲۰۰۴ء) سے پہلے وہ اس صورت میں ہندوستانی شہری ہو گا جب کہ اس کے والدین میں سے کوئی ایک ہندستان کا شہری ہو۔(ج) سٹیزن شپ ایکٹ (ترمیمی) ۲۰۰۳ء کے نفاذ (۳/دسمبر ۲۰۰۴ء) کے دن یا اس کے بعد پیدا ہونے والا شخص اسی وقت ہندوستانی شہری ہو گا جب کہ اس کی پیدائش کے وقت (i) اس کے والدین (ماں اور باپ دونوں) ہندوستانی شہری ہوں (ii) دونوں میں سے (ماں اور باپ میں سے) کوئی ایک ہندوستانی شہری ہو اور دوسرا غیر قانونی تارک وطن نہ ہو۔

(۲) سٹیزن شپ بائی ڈیسینٹ (نسل کی بنیاد پر شہریت)

جو شخص ہندوستان سے باہر پیدا ہوا ہو وہ بائی ڈیسینٹ یعنی نسل کی بنیاد پر ہندوستان کا شہری ہو سکتا ہے اگر وہ (الف) ۲۶/جنوری ۱۹۵۰ء کو یا اس کے بعد ۱۰/دسمبر سے پہلے پیدا ہوا ہو اور اس کی پیدائش کے وقت اس کا باپ ہندوستانی شہری ہو۔(ب) ۱۰/دسمبر ۱۹۹۲ء کے بعد پیدا ہوا ہو اور اس کے والدین میں سے کوئی ایک اس کی پیدائش کے وقت ہندوستانی شہری ہو۔

سٹیزن شپ امینڈ منٹ بل:

مجوزہ سٹیزن شپ امینڈ منٹ بل ۲۰۱۹ء جس کو بی جے پی ۲۰۱۶ء میں لے کر آئی ہے، جس کے بارے میں امت شاہ بار بار اعلان کر رہے ہیں کہ ہم اس کو این آر سی سے پہلے پاس کرائیں گے، اس کے مطابق چھ مذاہب کے لوگ؛ ہندو، سکھ، جین، بودھ، پارسی اور کرسچن جو پاکستان، بنگلہ دیش یا افغانستان سے ترک وطن کر کے آئے ہیں ان کو ہندوستان کی شہریت دی جائے گی بغیر کسی ڈاکومنٹ یا دستاویز کے، خواہ وہ غیر قانونی طریقہ سے ہندوستان میں داخل ہوئے ہوں، اگر وہ ہندوستان میں ۱۴/دسمبر ۲۰۱۴ء سے پہلے داخل ہوئے ہیں اور ان کو ہندوستان میں رہتے ہوئے چھ سال ہو گئے ہیں۔حالانکہ بڑی تعداد میں آسام اور دیگر شمال مشرقی ریاستوں کی تنظیموں نے اس بل کے خلاف احتجاج کیا ہے، کیوں کہ یہ بل غیر قانونی بنگلہ دیشی ہندو تارکین وطن کو شہریت فراہم کرتا ہے۔ابھی حال ہی ۴/اکتوبر کو کوہیما (ناگالینڈ)، ایٹانگر (اروناچل پردیش) اور امپھال (منی پور) میں نارتھ ایسٹ کی کئی تنظیموں نے اس بل کے خلاف زبردست احتجاج کیا تھا۔

آسام این آر سی میں کن دستاویزات کی ضرورت پڑی تھی؟

آسام میں این آر سی کے تعلق سے دستاویزات جمع کرنے کے سلسلہ میں سرکار کی جانب سے جو ہدایات دی گئی تھیں اور جن کے مطابق وہاں کے لوگوں نے کاغذات تیار کیے تھے، ان میں دو قسم کے دستاویزات جمع کرنے کی ہدایت دی گئی تھی لسٹ اے کے دستاویزات اور لسٹ بی کے دستاویزات؛

لسٹ A کے دستاویزات

تازہ ترین این آر سی میں کسی بھی شخص کے نام شامل کرنے کے لئے، درخواست دہندگان کو ۲۴/مارچ ۱۹۷۱(کی آدھی رات) سے پہلے جاری کردہ مندرجہ ذیل فہرست میں سے کسی ایک دستاویز کو پیش کرنا ہوگا، جس میں خود کا یا آباء واجداد کا نام ظاہر ہو۔ ۱۔ ۱۹۵۱ء کا این آر سی، ۲۔ ۲۴/مارچ ۱۹۷۱ء کی آدھی رات تک کا ووٹر لسٹ، ۳۔ زمین اور کرایہ داری کا ریکارڈ ۴۔ شہریت کا سرٹی فکٹ، ۵۔ مستقل رہائشی سند، ۶۔ مہاجرین کے رجسٹریشن کا سرٹی فکٹ، ۷۔ کوئی بھی حکومت کا جاری کردہ لائسنس/ سند، ۸۔ گورنمنٹ سروس/ ملازمت کا سرٹی فکٹ، ۹۔ بینک/ پوسٹ آفس کا اکاؤنٹ، ۱۰۔ پیدائش کا سرٹیفکیٹ، ۱۱۔ بورڈ/ یونیورسٹی تعلیمی سند، ۱۲۔ عدالت کا ریکارڈ/کیس پروسیڈنگ

مزید برآں، مندرجہ ذیل دو دستاویزات بھی معاون دستاویزات کے طور پر قبول کیے جاتے ہیں، اگر مندرجہ بالا دستاویزات میں سے کسی ایک کے ساتھ ان کو منسلک کیا جائے: ۱۔ شادی کے بعد ہجرت کرنے والی شادی شدہ خواتین کے سلسلے میں سرکل آفیسر/ جی پی سکریٹری سرٹیفکیٹ (۲۴/مارچ ۱۹۷۱ء کی آدھی رات سے پہلے یا بعد میں کسی بھی سال کا ہوسکتا ہے۔) ۲۔ ۲۴/مارچ ۱۹۷۱ء کی آدھی رات تک جاری ہونے والے راشن کارڈ کو بھی معاون دستاویزات کے طور پر شامل کیا جا سکتا ہے۔

لسٹ B کے دستاویزات

اگر لسٹ اے کی دستاویزات میں سے کوئی بھی دستاویز خود درخواست گزار کی نہیں ہے بلکہ اپنے آباء واجداد یعنی والد، والدہ، دادا، نانا یا پردادا یا پرنانا یا نانی یا دادی یا پرنانی یا پردادی وغیرہ کی ہے تو درخواست گزار کو لسٹ بی کے دستاویزات میں سے کوئی دستاویز جمع کرنا ہوگا۔ آباء واجداد، جیسے والد، والدہ، دادا، نانا، پردادا، پرنانا، وغیرہ کے ساتھ تعلقات ثابت کرنے کے لئے منسلکہ دستاویزات جن کا نام فہرست A میں شامل کیا گیا ہے کے ساتھ، ایسے دستاویزات ہونے چاہئیں جو قانونی طور پر قابل قبول ہوں اور جو واضح طور پر اس طرح کے تعلقات کو ثابت کرتے ہوں۔ رشتہ ثابت کرنے کے لئے درخواست دہندگان کو مندرجہ ذیل فہرست B میں سے کسی ایک دستاویز کو پیش کرنا ہوگا۔ ۱۔ پیدائش کا سرٹیفکٹ، ۲۔ زمین کے کاغذات، ۳۔ بورڈ یا یونیورسٹی کے سرٹیفکٹ، ۴۔ بینک/ ایل آئی سی/ پوسٹ آفس کا رکارڈ، ۵۔ شادی شدہ عورت کے معاملہ میں سرکل آفیسر/ جی پی سکریٹری کا سرٹی فکٹ، ۶۔ ووٹر لسٹ، ۷۔ راشن کارڈ، ۹۔ دیگر کوئی بھی قانونی طور پر قبول کیے جانے لائق دستاویز۔

دیگر ریاستوں کے لیے گرچہ ابھی این آر سی کا اعلان نہیں ہوا ہے، لیکن امت شاہ کے بیان سے یہ بات تو یقینی ہے کہ این آر سی ہو کر رہے گا اور وہ بھی صرف مسلمانوں کے لیے ہوگا، اس لیے مسلمانوں کو خاص طور پر تیار رہنا چاہئے اور اپنے کاغذات کو آسام کے طرز پر ہی تیار کر کے محفوظ کر لینا چاہئے، حالانکہ ابھی دیگر ریاستوں کے لیے کوئی گائڈ لائن جاری نہیں کیا گیا ہے، لیکن آسام کا نمونہ ہمارے سامنے ہے۔ ہاں ایک بات ذہن میں رہنی چاہئے کہ دستاویزات کے تیار کرنے میں کٹ آف ڈیٹ بجائے ۲۵/مارچ ۱۹۷۱ء کے دیگر ریاستوں میں یکم جولائی ۱۹۸۷ء ہوگا۔ لہٰذا تیاری کیجئے اور اوپر ذکر کیے گئے دستاویزات میں سے کم از کم تین چار دستاویزات ضرور جمع کیجئے۔ اور اگر کسی تصحیح کی ضرورت ہے تو تصحیح کرا لیجئے، ایک بات کا خیال رکھئے کہ سبھی دستاویزات میں نام، تاریخ پیدائش، ولدیت وغیرہ ایک ہی ہوں، فرق نہ ہو ورنہ آپ پریشانی میں پڑ سکتے ہیں۔

اعلان مفقود الخبری

معاملہ نمبر ۱۲۹/۰۵/۲۷/۱۴۴۰ھ

(متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ انجمن اسلامیہ کشن گنج)

خوشنما پروین بنت زاہد الرحمان مقام حاجی پور نرکلی ڈاکخانہ مودھوہاٹ تھانہ کوچادھامن ضلع کشن گنج۔فریق اول

بنام

محمد ابوذر ولد منشی رجب علی مرحوم مقام نیابستی روحیہ ڈاکخانہ کنہیاباڑی تھانہ کوچھادھامن ضلع کشن گنج۔فریق دوم

اطلاع بنام فریق دوم

معاملہ ہذا میں فریق اول نے دارالقضاء انجمن اسلامیہ کشن گنج میں آپ کے خلاف عرصہ دس سال سے غائب ولا پتہ ہونے اور نان ونفقہ ادا نہ کرنے کی بنیاد پر فسخ نکاح کا معاملہ دائر کیا ہے، اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں، آئندہ تاریخ سماعت ۱۶/ربیع الاول ۴۱ھ مطابق ۱۴/نومبر ۱۹ء بروز جمعرات کو خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹/بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہو کر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر حاضر نہ ہونے اور پیروی نہ کرنے کی صورت میں معاملہ کا تصفیہ کیا جا سکتا ہے۔ فقط۔ قاضی شریعت۔

معاملہ نمبر ۱۳۱/۰۷/۲۷/۱۴۴۰ھ

(متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ انجمن اسلامیہ کشن گنج)

منیزہ خاتون بنت محمد ابراہیم مقام حلیم چوک نہر ٹولہ وارڈ نمبر ۱۹ ڈاکخانہ وضلع کشن گنج۔فریق اول

بنام

محمد شفیقل ولد فریض الدین مقام نیاٹولہ جنگلا وارڈ نمبر ۳۔ ڈاکخانہ کھوکھا، تھانہ شری نگر ضلع پورنیہ۔فریق دوم

اطلاع بنام فریق دوم

معاملہ ہذا میں فریق اول نے دارالقضاء انجمن اسلامیہ کشن گنج میں آپ کے خلاف عرصہ دو سال سے غائب ولا پتہ ہونے اور نان ونفقہ ادا نہ کرنے کی بنیاد پر فسخ نکاح کا معاملہ دائر کیا ہے، اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں، آئندہ تاریخ سماعت ۱۶/ربیع الاول ۴۱ھ مطابق ۱۴/نومبر ۱۹ء بروز جمعرات کو خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹/بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہو کر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر حاضر نہ ہونے اور پیروی نہ کرنے کی صورت میں معاملہ کا تصفیہ کیا جا سکتا ہے۔ فقط۔ قاضی شریعت۔

معاملہ نمبر ۱۵/۲۲/۱۴۴۰ھ

(متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ یکہتہ مدھوبنی)

نازنی خاتون بنت محمد قاسم مقام پپراہی ڈاکخانہ پپراہی ضلع مدھوبنی۔فریق اول

بنام

ننھے خان ولد نور محمد مقام جلال پور ڈاکخانہ خاص، تھانہ اوساتیت ضلع بدایوں یوپی۔فریق دوم

اطلاع بنام فریق دوم

معاملہ ہذا میں فریق اول نے آپ کے خلاف دارالقضاء امارت شرعیہ مدرسہ رحمانیہ یکہتہ مدھوبنی میں غائب ولا پتہ ہونے اور نان ونفقہ ودیگر حقوق زوجیت ادا نہیں کرنے کی بنیاد پر فسخ نکاح کا دعویٰ دائر کیا ہے، لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں فوراً اپنی موجودگی کی اطلاع مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ کو دیں اور مورخہ ۱۵/ربیع الاول ۴۱ھ مطابق ۱۳/نومبر ۱۹ء بروز بدھ کو خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹/بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہو کر رفع الزام کریں۔

واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر حاضر نہ ہونے اور پیروی نہ کرنے کی صورت میں معاملہ کا تصفیہ کیا جا سکتا ہے۔

فقط۔ قاضی شریعت۔

ملی سرگرمیاں

مولانا مفتی محمد سہراب ندوی

ضلع ویشالی میں امارت شرعیہ کا دورہ وفد شروع ۱۱/ تا ۱۸/ اکتوبر روزانہ ہوگا اجلاس عام

امیر شریعت مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب دامت برکاتہم کی ہدایت کے مطابق امارت شرعیہ کے دعوتی وفد کا دورہ مورخہ ۱۱/ اکتوبر ۲۰۱۹ء بروز جمعہ سے ضلع ویشالی میں شروع ہو چکا ہے۔ وفد کی قیادت امارت شرعیہ کے نائب ناظم مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی فرما رہے ہیں، جبکہ مولانا قمر انیس قاسمی معاون ناظم امارت شرعیہ، مولانا شمیم اکرم رحمانی معاون قاضی امارت شرعیہ اور مولانا شعیب عالم قاسمی مبلغ امارت شرعیہ بحیثیت ارکان وفد میں شامل ہیں۔ ان کے علاوہ علاقائی علماء کرام ودانشوران کی وفد میں شمولیت کی ترتیب بھی علاقے کے اعتبار سے ہے۔ امارت شرعیہ کا یہ دعوتی کارواں ۱۱/ اکتوبر ۲۰۱۹ء روز جمعہ بوقت ۱۰/ بجے دن مہوا، ضلع ویشالی پہونچا، مہوا کی مدنی مسجد میں وفد کے ارکان کے بیانات ہوئے، جن میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی، اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے قائد وفد مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی نے لوگوں کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلایا اور ترجیحی بنیاد پر ووٹر کارڈ کی تصحیح اور ویری فکیشن کے کام کو کرنے کی ہدایت دی، اس کے علاوہ این پی آر اور این آر سی کی وضاحت کرتے ہوئے ان کی تیاری کرنے کی بھی ترغیب دی، مولانا قمر انیس قاسمی نے امارت شرعیہ کا تعارف پیش کیا، اور لوگوں کو اتحاد واتفاق کے ساتھ رہنے کی ترغیب دی، جب کہ مولانا شمیم اکرم رحمانی صاحب نے عبادتوں میں اخلاص پیدا کرنے کی تلقین کی، اخیر میں قائد وفد مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی کی رقت آمیز دعا پر مجلس کا اختتام عمل میں آیا۔

ضلع مدھے پورہ، سوپول اور سہرسہ میں خصوصی تربیتی اجلاس کی تیاری زوروں پر

حضرت امیر شریعت مدظلہ کی ہدایت کے مطابق ضلع مدھے پورہ، سوپول اور سہرسہ میں دوروزہ تربیتی اجلاس ہونا طے پایا ہے، یہ اجلاس مدھے پورہ میں ۲/۳/ نومبر سوپول میں ۴/۵/ نومبر اور سہرسہ میں ۶/۷/ نومبر کو منعقد ہوں گے۔ تینوں ضلع کے اجلاس کی صدارت حضرت امیر شریعت مدظلہ فرمائیں گے۔ ہر جگہ پہلے دن کے اجلاس میں نقباء، نائبین نقباء، ارکان شوریٰ وعاملہ اور ارباب حل وعقد امارت شرعیہ شریک ہوں گے۔ جبکہ دوسرے دن کے اجلاس میں ضلع کے علماء، ائمہ کرام، دانشوران، مدارس کے ذمہ داران اور سماجی کارکنان کی شرکت ہوگی اور آخری دن بعد نماز مغرب تینوں ضلع میں اجلاس عام کا انعقاد ہوگا۔ یہ دوروزہ اجلاس اپنی نوعیت میں منفرد اور امارت شرعیہ کے تنظیمی ڈھانچے کو مضبوط ومستحکم بنانے کے اعتبار سے خاص اہمیت کے حامل ہیں۔ تینوں ضلع میں اجلاس کی تیاری کے لیے استقبالیہ کمیٹی تشکیل پا چکی ہے۔ استقبالیہ کمیٹی کے ذمہ داران وارکان پوری سرگرمی کے ساتھ اجلاس کی تیاری میں مصروف ہیں اور اپنے اپنے ضلع کے اجلاس کو ہر اعتبار سے معیاری اور مثالی بنانے کے لیے محنتیں کر رہے ہیں۔

رانچی، گملا، لوہردگا میں وفد امارت شرعیہ کا دورہ شروع

مورخہ ۱۰/ اکتوبر ۲۰۱۹ء سے حسب ہدایت حضرت امیر شریعت مدظلہ العالی امارت شرعیہ کا ایک دعوتی وفد ضلع رانچی، گملا اور لوہردگا کے دورہ پر ہے، دورہ کی قیادت نائب ناظم امارت شرعیہ جناب مولانا مفتی محمد سہراب ندوی صاحب کر رہے ہیں، جبکہ وفد میں حضرت مولانا مفتی نذر توحید مظاہری صاحب قاضی شریعت دار القضاء امارت شرعیہ چترا، مولانا منظور عالم صاحب اٹکی رکن شوریٰ وعاملہ امارت شرعیہ، مولانا مفتی محمد سعید الرحمٰن قاسمی صاحب مفتی امارت شرعیہ، مولانا مفتی محمد انور صاحب قاضی شریعت دار القضاء امارت شرعیہ رانچی، مولانا اکرام الحق عینی صاحب سکریٹری تنظیم امارت شرعیہ لوہردگا، مولانا مزمل حسین قاسمی صاحب اور حافظ شہاب الدین صاحب مبلغین امارت شرعیہ وفد میں شریک ہیں۔ وفد کا پہلا پروگرام ہیسل میں اور رات کا اجلاس اٹکی میں منعقد ہوا، ۱۱/ اکتوبر کو دن کا اجلاس کیسہ اور رات کا سیسی میں کامیابی کے ساتھ اختتام کو پہونچا۔ یہ دورہ ۱۶/ اکتوبر تک جاری رہے گا، ہر جگہ وفد کا شاندار استقبال ہو رہا ہے اور اجلاس میں بڑی تعداد میں عوام وخواص شرکت کر رہے ہیں۔

جہان آباد میں فرقہ وارانہ فساد پھیلانے کی کوشش افسوسناک: مولانا محمد شبلی القاسمی

انتظامیہ کی مستعدی سے حالات معمول پر، دونوں فرقوں کے سنجیدہ لوگوں سے حالات پرامن بنانے کی اپیل

امارت شرعیہ کے قائم مقام ناظم مولانا محمد شبلی القاسمی نے شرپسندوں کے ذریعہ ۱۰/ اکتوبر کو جہان آباد میں فساد پھیلانے کی کوشش کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے اس کو افسوس ناک قرار دیا، مولانا موصوف نے کہا کہ شرپسندوں نے منظّم طریقہ پر سازش کے تحت جہان آباد کا ماحول خراب کرنے کی کوشش کی، جس طرح سے ایک چھوٹے واقعہ نے کچھ ہی دیر میں پورے شہر کو اپنے لپیٹ میں لے لیا اور شہر کی فضا کو زہر آلود کر دیا اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کسی سوچی سمجھی پلاننگ کا نتیجہ ہے۔ مولانا نے کہا کہ امارت شرعیہ میں جیسے ہی حالات کے خراب ہونے کی خبر ہوئی فوراً ہوم سکریٹری اور حکومت وانتظامیہ کے اعلیٰ افسران اور مقامی ڈی ایم وایس پی سے رابطہ کر کے ان کو حالات کی سنگینی کی طرف متوجہ کیا اور بروقت اقدام کر کے حالات پر کنٹرول کرنے کا مطالبہ کیا۔ اطمینان کی بات یہ ہے کہ پولیس افسران کی مستعدی سے حالات کنٹرول میں آئے، شرپسندوں کی پلاننگ بڑے پیمانے پر کامیاب نہیں ہو پائی اور کوئی بڑا ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ مولانا موصوف نے دونوں فرقوں کے سنجیدہ لوگوں سے حالات کو پرامن بنانے کی اپیل کی، انہوں نے کہا کہ جہان آباد میں ایک زمانے سے دونوں طرف کے لوگ بہت ہی امن وسکون اور محبت سے رہتے آئے ہیں، اس لیے اس آپسی بھائی چارے اور امن کی فضا کو قائم رکھیں، کسی افواہ پر دھیان نہ دیں اور کسی کے بہکاوے میں نہ آئیں، حالات کو پرامن بنانے میں پولیس اور انتظامیہ کی مدد کریں اور کسی بھی قیمت پر شرپسندوں کے حوصلوں کو بلند نہ ہونے دیں۔ مولانا موصوف نے جہان آباد کی مقامی پولیس انتظامیہ اور حکومت کے افسران سے مطالبہ کیا ہے کہ گرچہ حالات ابھی کنٹرول میں ہیں، لیکن اس کے باوجود حالات پر گہری نگاہ رکھنے کی ضرورت ہے، ساتھ ہی اس فساد کو ہوا دینے والے اصل مجرموں کی تلاش کر کے انہیں قرار واقعی سزا دی جائے تاکہ ان کے حوصلے پست ہوں اور وہ پھر ایسی حرکت کرنے کی ہمت نہ کر سکیں، نیز جن لوگوں کا نقصان ہوا ہے ان کو مناسب معاوضہ بھی دیا جائے تاکہ ان کے نقصان کی بھرپائی ہو سکے۔ پولیس کو یہ بھی خیال رکھنا چاہئے کہ کارروائی کے دوران بے قصور لوگوں کو تنگ نہ کیا جائے۔

ووٹرس بیداری مہم کے تعلق سے امارت شرعیہ میں پھلواری شریف کی اہم شخصیات کی میٹنگ

ووٹر آئی کارڈ کو ویری فیکیشن کرانے اور ناموں کے سدھار کے لیے الیکشن کمیشن کی طرف سے مقرر کردہ مدت میں کیسے درج کرایا جائے اس کے مختلف پہلوؤں پر گفت وشنید کے لیے حلقہ پھلواری شریف کی اہم ملی شخصیات، ائمہ مساجد، سیاسی خدمت گار اور وارڈ کونسلر کی ایک میٹنگ دفتر امارت شرعیہ میں زیر صدارت حضرت مولانا محمد شبلی القاسمی قائم مقام ناظم امارت شرعیہ ۹/ اکتوبر ۲۰۱۹ء کو منعقد ہوئی۔ افتتاحی گفتگو کرتے ہوئے مولانا محمد شبلی القاسمی قائم مقام ناظم امارت شرعیہ نے فرمایا کہ اس وقت ایک اہم مسئلہ پر غور وخوض کے لیے یہ میٹنگ طلب کی گئی ہے کہ یکم ستمبر سے ۱۵/ اکتوبر ۲۰۱۹ء تک الیکشن کارڈ کی تصدیق (ویری فیکیشن) اور ناموں کی درستگی وغیرہ کا عمل جاری رہے گا، اس سلسلہ مین امارت شرعیہ کی سطح سے عوامی بیداری لانے کے لیے مختلف جہات سے کام کیا جا رہا ہے، امیر شریعت مفکر اسلام حضرت مولانا سید محمد ولی رحمانی صاحب مدظلہ بڑی فکرمندی کے ساتھ اس طرف برابر توجہ دلا رہے ہیں ان کی طرف سے پمفلٹ کی طباعت، اشتہار اور اخباری بیانات شائع ہو رہے ہیں، امارت شرعیہ کے ذیلی قضاۃ، نقباء حضرات سرگرم ہیں، ضلع سطح سے پنچایت اور گاؤں سطح تک میٹنگ کر کے عوامی بیداری پیدا کرنے کا سلسلہ جاری ہے، مختلف دفاتر میں حضرات قضاۃ کی نگرانی میں آن لائن ووٹر ویری فیکشن کی سہولت مہیا کی گئی ہے؛ مگر اندازہ یہ ہو رہا ہے کہ مسلمانوں میں اب تک پوری بیداری نہیں آئی ہے، آپ حضرات اس سلسلہ میں مہم چلائیں، جہاں تک مختصر مدت کی بات ہے تو حضرت امیر شریعت نے چیف الیکشن کو مدت کی توسیع کرنے، آن لائن ویری فیکیشن سسٹم کو فعال اور تیز رفتار بنانے کرنے پر توجہ دلائی ہے، بہار کے الیکشن کمیشن سے امارت شرعیہ کے وفد نے ملاقات کی اور انہوں نے وفد کی باتوں کو غور سنا ان باتوں پر عملی یقین دہانی کرائی، بہر حال اس وقت جو وقت میسر ہے ہم سب کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے، امارت شرعیہ میں پھلواری شریف کے باشندوں کے لیے ویری فیکیشن کے لیے انتظام کیا گیا ہے آپ بھی خدمت کے جذبہ سے لوگوں کو فائدہ پہونچائیں اور اس اہم کام کی طرف متوجہ کرائیں، اس کے ساتھ یہ بھی خیال رہے کہ کسی طرح کے خوف وہراس کے شکار نہ ہوں اور اولوالعزمی، ہمت اور حکمت وبصیرت کا مظاہرہ کریں، مسلمان بحیثیت قوم مشکل حالات میں جینے کا ہنر رکھتے ہیں لیکن اپنے دستاویزات کی درستگی ترجیحی بنیاد پر ابھی سے کرلیں اور اس کام میں ہر ایک شخص دوسرے کو تعاون دیں، کاموں میں کوئی پریشانی ہو تو اس کی اطلاع امارت شرعیہ کو دیں۔

میٹنگ میں بعض لوگوں نے بی ایل او کو اس امر پر توجہ دلانے کی تجویز رکھی کہ آن لائن فارم کے خانہ پری کے بعد ان کی تصدیق لازم ہے اس لیے اس سلسلہ میں بی ایل او کو متوجہ کرنے اور ان کے اندر دلچسپی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ مولانا مفتی محمد ثناء الہدی قاسمی نائب ناظم نے کہا کہ یہ میٹنگ وقت کی اہم ضرورت ہے جو تجویزیں سامنے آئی ہیں ہم سب لوگ روبہ عمل لانے کی جدوجہد شروع کر دیں مولانا سہیل احمد ندوی نائب ناظم امارت شرعیہ نے کہا کہ الیکشن کارڈ میں اگر خامیاں ہیں تو انہیں جلد دور کرالیں اور ویری فیکیشن بھی کرالیں تاکہ بوقت ضرورت کسی دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے مولانا احمد حسین معاون ناظم امارت شرعیہ نے کہا کہ ویری فیکیشن، کرکشن اور نئے ناموں کے اندراج کے لیے الگ لگ فارم بنے ہوئے ہیں ویری فیکیشن بی ایل او کریں گے اور کرکشن کا کام بلاک کے ذریعہ ہوگا انہوں نے اس سلسلہ میں کئی تجویزیں بھی رکھیں، ابھی سے ہی اپنے الیکشن کارڈ اور دوسرے دستاویزات تیار رکھیں، تمام شرکاء نے مسلمانوں سے اپیل کی وہ حالات سے ہرگز شکستہ دل نہ ہوں اور نہ ہی کسی طرح کے ڈر اور خوف میں مبتلا ہوں؛ البتہ ملکی حالات کے پیش نظر اپنے زمینی دستاویزات، شناختی کارڈ، آدھار کارڈ ودیگر کاغذات کو درست کرانے میں ابھی سے لگ جائیں تاکہ آنے والی نسلوں کے لیے مفید ثابت ہو اور اس وقت الیکشن کارڈ کو ویری فیکیشن اور اگر ناموں کی اصلاح کی ضرورت ہو تو وہ بھی ضابطہ کے مطابق ضرور ٹھیک کرالیں، میٹنگ میں پھلواری حلقہ کے بی ڈی او صاحب نے بھی شرکت کی اور بہت سے قیمتی مشورے دیئے، اور بہت سنجیدگی کے ساتھ لوگوں کی باتیں سنیں اور سوالات کے جوابات دیے۔

اس میٹنگ میں مولانا مفتی سہیل احمد قاسمی صاحب صدر مفتی امارت شرعیہ، مولانا مفتی وصی احمد قاسمی نائب قاضی امارت شرعیہ، مولانا ارشد رحمانی آفس انچارج امارت شرعیہ، مولانا عبد القدوس قاسمی صاحب، مولانا محمد صادق صاحب، جناب محمد رستم علی صاحب، مولانا عبد الماجد صاحب، مولانا محمد اقبال سعادتی صاحب، جناب شمیم اقبال صاحب بے بی لینڈ اسکول، جناب محمد کوثر خان صاحب، جناب محمد خورشید صاحب وارڈ کاؤنسلر، جناب محمد شہباز حسین عرف منہان صاحب وارڈ کاؤنسلر، جناب نجم الحسن نجمی صاحب، جناب راشد نجمی صاحب، مولانا محمد سلیم قاسمی، مولانا محمد شاہد قاسمی صاحب، محمد ممتاز عارفی صاحب، مولانا محمد خالد حسین صاحب، جناب شعبان خاں وارڈ کاؤنسلر، جناب تسنیم رضوی صاحب، جناب اشرف علی نیتا، جناب کوثر خان وارڈ کاؤنسلر، جناب صلاح الدین صاحب سابق وارڈ کاؤنسلر، جناب شاکر حسین صاحب وارڈ کاؤنسلر، جناب اصغر صاحب، جناب محمد منا صاحب وارڈ کاؤنسلر، جناب نوشاد صاحب وارڈ کاؤنسلر، جناب احمد حسین صاحب عمر فاروق اکیڈمی، جناب قیصر ایڈووکیٹ، جناب شبیر حسین صاحب، جناب مظہر اسماعیل خان صاحب، جناب ممتاز عارفی، مولانا گوہر امام قاسمی امام شاہی سنگی مسجد، ہمایوں اختر، مولانا منہاج عالم ندوی کے علاوہ پھلواری حلقہ کے اہم ملی وسماجی شخصیات نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔

Volume:59/69, Issue:39 Printed & Published by Sohail Ahmad Nadwi, on behalf of Imarat Shariah Phulwari Sharif, Patna, Printed at Azimabad Printers, R.C.F./105, Ground Floor, B.H. Colony, Bhootnath Road, Kankarbagh, Patna-800026 and Published from Naqeeb Office Imarat Shariah, Phulwari Sharif, Patna-801505, Editior: (Mufti) Mohammad Sanaul Hoda (Quasmi)

LEADING URDU JOURNAL OF IMARAT-E-SHARIAH
BIHAR ORISSA JHARKHAND

NAQUEEB WEEKLY

PHULWARI SHARIF,PATNA 801505

SSPOS PATNA Regd.No.PT 14-6-18-20
R.N.I.N.Delhi,Regd No-4136/61

اب کے جو فیصلہ ہوگا یہیں پر ہوگا
ہم سے اب دوسری ہجرت نہیں ہونے والی
(راحت اندوری)

جو ہو ذوق یقیں پیدا، تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں!

مولانا خالدانورپورنوی، المظاہری

ملکی، ریاستی، بلکہ عالمی پیمانہ پرآج بھی اسلام کے ماننے والوں کوڈرانے، اورخوف ودہشت میں مبتلا کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں، جس کا مقصد صرف یہ ہے کہ مسلمان اسلام اوراس کی تعلیمات کوچھوڑکرالحادوبے دینی کے رنگ میں رنگ جائیں، ایک خداکے علاوہ ہزاروں خداؤں کے سامنے سجدہ ریزہوجائیں، یعنی ڈراورخوف کی وجہ سے دامنِ اسلام سے مسلمان دورہوجائیں، اسی مقصد کے تحت یہ ساری کوششیں کی جارہی ہیں، ایسے ماحول میں قرآن کی یہ آیت ہمیں تسلی دیتی ہے: "لَاتَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا"، ڈرومت، غم نہ کر، اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

جنگ احدکاموقع ہے، شروع شروع میں مسلمان غالب ہیں، اورفتح کے بالکل قریب ہیں، پہاڑکے ایک ٹیلہ میں پچاس تیراندازوں کومتعین کردیاجاتاہے، اورانہیں حکم دیاجاتاہے کہ کسی بھی حالت میں وہ نیچے نہ اتریں، لیکن تیراندازوں کے اس دستے نے سوچاکہ دشمن بھاگ چکاہے، اب ہماری ذمہ داری ختم ہوچکی ہے، مالِ غنیمت جمع کرنے میں ہمیں حصہ لیناچاہئے، اس دستہ کے امیرعبداللہ بن جبیراوردوسرے چندساتھیوں نے ٹیلہ چھوڑنے کی مخالفت بھی کی، لیکن ان میں زیادہ ترلوگوں نے بے مقصدسمجھ کرٹیلہ چھوڑدیا، مخالفین کوموقع مل گیا، اورپہاڑکے پیچھے سے اس پرحملہ کردیا، صحابہ کرام اس صورت حال کوسمجھ نہیں سکے، اور جنگ کا پانسہ پلٹ گیا، اسی دوران کسی نے یہ افواہ پھیلادی کہ نبی کریم ﷺ شہیدہوگئے، اس افواہ سے مسلمانوں کے حوصلے ٹوٹ گئے، ان کے پاؤں اکھڑگئے، ان میں سے بعض نے تومیدان ہی چھوڑدیا، بعض جنگ سے کنارہ کش ہوگئے، لیکن نبی کریم ﷺ کی ایک جان نثارجماعت، آپ کے اردگردمقابلہ کرتی رہی، اسی میں آپ ﷺ کا مبارک دانت شہیدہوگیا، چہرہ مبارک لہولہان ہوگیا، سترصحابہ کرام شہیدہوگئے، اس واقعہ سے مسلمانوں کوشدیدصدمہ پہونچا، اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے آسمانی ہدایت نازل ہوئی۔

"و لا تھنوا ولاتحزنواوانتم الاعلون ان کنتم مومنین" تم سست نہ پڑو، غم نہ کھاؤ، تم ہی غالب رہوگے، اگرتم ایمان والے ہو۔

ہندستان جوکبھی انسانیت نوازی، گنگاجمنی، تہذیب وثقافت کی علامت اورنشانی کے طورپرجاناجاتاتھا، آج لینچستان کے طورپر متعارف ہونے لگاہے، بلاکسی وجہ کے یونہی، تبریز، اخلاق، پہلوخان، اور قاری اویس کو جان سے ماردیاجاتاہے، یعنی حملہ آوروں کے کلیجے اتنے مضبوط ہوگئے کہ نہ انہیں پولیس وانتظامیہ کی فکرہے اورنہ پولیس وانتظامیہ ایکشن لینے میں کے موڈمیں نظرآرہے ہیں، اس کا مطلب صاف ہے کہ ہمارے حکمراں اورمنتخب عوامی نمائندے عوام کی فلاح وترقی، اورامن شانتی کے قیام میں خودرکاوٹ بن رہے ہیں، اگرایساہے اوریقیناً ایساہی ہے تواس ملک کے لئے کسی بدنماداغ سے کم نہیں ہے۔ یہ کیساماجراہے،؟ کہ موبائل کی دکان پرباتوں باتوں میں قتل کے واردات انجام دے دیئے جاتے ہیں، ایک صاف، ستھرے شخص پر پہلے چوری کا الزام لگایاجاتاہے، پھرایک بھیڑجمع ہوتی ہے، اوراسے یاتوماردیادیاجاتاہے، یاادھ مراکردیاجاتاہے، یعنی ایسالگ رہاہے کہ انسانیت کی اس منڈی میں ایک بھی انسان نظرنہیں آتاہے، جواس طرح کے ظالموں، قاتلوں، خونخواردرندوں، کے ہاتھوں کوروک سکے، حالانکہ اس طرح کی سوچ رکھنے اورقتل کے واردات انجام دینے والےلوگوں کی تعدادبہت کم ہے، مگراکثریت کی خاموشی کا کیا مطلب ہے؟ انسانیت کے خلاف ایک نئی سوچ جنم دینے کی کوشش؟ یاپھرمسلمانوں کومزیدپریشانی میں ڈالنے کی ایک خوفناک سازش! کوئی معشوق ضرورہے اس پردہ زنگاری کے پیچھے، مگراس کاایک ہی جواب، قرآن نے دیاہے: ڈرومت، اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ اللہ کے رسول، محمدمصطفیٰ ﷺ جب سرزمینِ عرب میں مبعوث ہوئے، وہ لوگ جوآپ کو الامین، الصادق، کہہ کرپکارتے تھے، وہ آپ کے جانی دشمن ہوگئے، یعنی جنہوں نے امانت وصداقت کے ایوارڈسے آپ کونوازاتھا، وہ آپ ﷺ کے قتل کے پیاسے ہوگئے، جنہوں نے آپ ﷺ کی اطاعت قبول کی، آپ کی رسالت کا اقرارواعتراف کیا، ان پرطرح طرح کے ظلم ڈھائے جانے لگے، بے وجہ شہیدکیاگیا، ان کا جرم کیاتھا؟ کیاان کی ذاتی یاخاندانی دشمنی تھی، ایساکچھ بھی نہیں تھا، ہاں مگرشرک وکفرکاانہوں نے انکارکیاتھا، ۳۶۰؍خداؤں کے علاوہ ایک خداکی پرستش اورپوجاکااعلان کیاتھا، اوریہی ان کے لئے سب سے بڑاجرم تھا۔

اللہ کے رسول، محمدمصطفیٰ ﷺ اکیلے تھے، بیوی حضرت خدیجہ ساتھ ہوئیں، پھرابوبکرصدیق جیسے دوست کا ساتھ ملا، علی جیسے بچوں نے حمایت کا اعلان کیا، افرادسازی، اور افرادکی تعدادبڑھانے کی طرف آپ ﷺ نے اپنی توجہ مرکوزکی، دعوتِ دین کے نتیجہ میں ایک سے دو، دوسے تین، تین سے چار، اورچارسے ایک بڑی جماعت تیارہوگئی، مگراس کے باوجودمکۃ المکرّمہ کی زمین باوجودوسیع ہونے کے تنگ ہونے لگی، پہلے لالچ، پھرخوف مسلط کرنے کی کوششیں کی گئیں، یہاں تک کہ آپ کے لئے مکۃ المکرّمہ میں کام کرنا مشکل ہوگیا، آپ مدینۃ المنورہ کے لئے روانہ ہوگئے، غارِثورمیں پناہ لیا، ابوبکرصدیق ساتھ تھے، آپ کی جان کے دشمن سراغ، لگاتے، لگاتے غارکے منہ تک پہونچ گئے، قرآن کریم کی سورۃ التوبہ کے آیت نمبر (40) میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کا پورانقشہ کھینچاہے: اگرتم حضورکی مددنہیں کروگےتو کچھ پرواہ نہیں، اس کی مددتواللہ تعالی نے اس وقت فرمائی تھی، جب منکرین حق نے اسے اس حال میں مکہ سے نکالاتھا، کہ وہ صرف دوکادوسراتھا، جب وہ دونوں اس غارکے منہ میں تھے، اوراس وقت اس نے اپنے ساتھی سے کہا: کہ غم نہ کرو، اس وقت اللہ نے اس پرسکونِ قلب نازل فرمایا، اوراس کی مدد ایسے لشکروں سے کی جن کوتم نہیں دیکھ سکتے، اللہ نے منکرینِ حق کابول نیچاکردیا، اوراللہ تعالی کاہی کلمہ بلندرہا، یقیناً اللہ غالب ہے۔

ہم مسلمان ہیں، یعنی اپنے رب کے لئے گردن ہم نے خم کردی ہے، مسئلہ خوشی کاہو، یاغمی کا، رب کے فرمان کی رہنمائی کتاب اللہ کی شکل میں ہمارے پاس موجودہے، اور اسے اپنی اصلی حالت میں قیامت تک محفوظ رہناہے، دائیں، بائیں وہ لوگ جھانکیں گے، جن کے پاس نہ کتاب ہے، نہ آسمانی ہدایت، ان کی دنیاہی سب کچھ ہے، اورآخرت پران کوئی یقین نہیں ہے، ہمارے رب نے توکہا: کہ خوف کے ذریعہ تمہیں آزمایاجائے گا، کبھی بھوک مسلط کرکے، کبھی جان ومال اورپھلوں میں نقصان کردیں گے، لیکن ایسے میں جنہوں نے صبرکیااوررب کی رضامندی سے پہلوتہی نہیں کی، ان کے لئے خوشخبری ہے۔

مسئلہ تین طلاق کاہو، یاکشمیری مسلمانوں کے حقوق تلفی کا، آسام کے لئے این آرسی کے نفاذکاہو، یاملک بھرمیں اس کے لاگوکرنے کا، ان تمام کے پیچھے یہی مقصدکارفرماہے کہ ہندستانی مسلمانوں کی گھیرابندی کردی جائے، ان کے لئے یہ زمین اتنی تنگ کردی جائے کہ وہ یاتوارتدادکی راہ پنالیں، یاپھراس دنیاسے راہ فراراختیارکریں، جیساکہ آسام کی ایک عورت نے اسی لئے خودکشی کرلی کہ انہیں اطلاع دی گئی تھی کہ این آرسی کی لسٹ میں تمہارانام نہیں ہے، حالانکہ خودکشی، خودسوزی، کی نہ تواسلام میں گنجائش ہے، اورنہ ہی یہ کسی بھی مسئلہ کاحل ہے، بلکہ ایسے موڑپرہمارے لئے ضروری ہے کہ پوری مضبوطی سے ان حالات کا مقابلہ کریں، ہرحالت میں اسلام اوراس کی تعلیمات پرقائم رہتے ہوئے، ثبوت وشواہدکی روشنی میں ہم یہ ثابت کریں کہ واقعی ہم مسلمان بھی ہیں اورایک اچھے ہندستانی بھی!

آپ ﷺ ایک رسول تھے، اوررب کے بھیجے ہوئے ایک پیغامبرتھے، وہ نبیوں میں سب سے افضل، اورخاتم النبین تھے، مگراس کے باوجودانہوں نے دشمنوں سے بچنے کے لئے ایک غارمیں پناہ لی، حالانکہ وہ اللہ سے دعاءکرتے، توبھی کافی ہوجاتا، مگرآپ نے اس پراکتفانہ کرکے ظاہری سبب کواختیارکیا، اوراس کے ذریعہ امت مسلمہ کوسبق دیا: کہ حالات اورآنے والےفتنوں کامقابلہ کرنے کے لئے دعاءبھی ضروری ہے، اوردواکا استعمال بھی انتہائی ناگزیرہے، این آرسی بھی اگرتمام مسلمان ہندکے لئے لاگوہوجاتاہےتویہ بھی کسی فتنہ سے کم نہیں ہے، لیکن ہم ہاتھ پرہاتھ دھرے بیٹھے رہیں، یہ بھی انتہائی خطرناک بیماری ہے، بلکہ اس کے بالمقابل ہمارے لئےضروری ہے کہ ہم اپنے کاغذات اورآئی کارڈکودرست کرلیں، تمام کاغذات میں ناموں، تاریخ پیدائش ودیگرچیزوں میں یکسانیت ہو، اس کی رعایت ضرورکریں! اگرچہ اس معاملہ میں مرکزی حکومت کی نیت درست نہیں ہے مگرحالات سے ہرگز نہ گھبرائیں، حکمت وتدبیرسے کام کریں۔ ہم سب اسی نبی ﷺ کی امتی ہیں، ہماری ذمہ داری ہے، کہ ہم مشکل حالات میں ہمت وحوصلہ سے کام لیں ہماراواسطہ مختلف مذاہب کےلوگوں سے ہے، کسی سے ڈرکر، اورخوف میں مبتلاہوکردعوتِ دین کے پیغام کوعام کرنانہ چھوڑیں، امن وایکتااوراتحادویکجہتی کے اصولوں پرعمل کرکے ہم آگے بڑھیں، اللہ کے رسول ﷺ کے اس فرمان کونہ بھولیں جوانہوں نے ابوبکرصدیق سے کہاتھا: لاتحزن ان اللہ معنا" ڈرومت، اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ ◄●►

غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں
جو ہو ذوق یقیں پیدا، تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں!

نقیب کے خریداروں سے گذارش

اگراس 0 دائرہ میں سرخ نشان ہے، تواس کا مطلب ہے کہ آپ کی خریداری کی مدت ختم ہوگئی ہے۔ براہ کرم فوراً آئندہ کے لیے سالانہ زرتعاون ارسال فرمائیں، اورمنی آرڈرکوپن پراپناخریداری نمبرضرورلکھیں، موبائیل یافون نمبراورپتے کے ساتھ پن کوڈ بھی لکھیں۔ مندرجہ ذیل اکاؤنٹ نمبرپرڈائرکٹ بھی سالانہ یاششماہی زرتعاون اور بقایہ جات بھیج سکتے ہیں، رقم بھیج کردرج ذیل موبائل نمبرپرخبرکردیں۔

A/C Name: THE NAQUEEB, A/C No: 10331726168
Bank: SBI, Branch J.C. Road, Patna, IFSC Code: SBIN0001233
Mobile: 9576507798

نقیب کے شائقین کے لئے خوشخبری ہے کہ اب نقیب مندرجہ ذیل سوشل میڈیااکاؤنٹس پرآن لائن بھی دستیاب ہے۔

Facebook Page: http//@imaratshariah
Telegram Channel: https://t.me/imaratshariah

اس کے علاوہ امارت شرعیہ کے آفیشل ویب سائٹ www.imaratshariah.com پربھی لاگ ان کرکے نقیب سے استفادہ کرسکتے ہیں۔ مزیدمفیدودینی معلومات اورامارت شرعیہ سے متعلق تازہ خبریں جاننے کے لئے امارت شرعیہ کے ٹویٹراکاؤنٹ @imaratshariah کوفالوکریں۔ (مینیجر نقیب)

WEEK ENDING-17/10/2019, Fax : 0612-2555280, Phone:2555351,2555014,2555668, E-mail:naqueeb.imarat@gmail.com, Web. www.imaratshariah.com,

نقیب قیمت فی شمارہ -/6 روپے ششماہی -/200 روپے سالانہ -/300 روپے